ماہنامہ بقیع کراچی

AUGUST 2023

مفت سلسلہ اشاعت نمبر 350

Regd. # MC-1177



حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں
مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے کی گئی شدید گستاخی پر
دیوبندی علما کا ردِّ عمل

بنام

(حصہ اوّل)

حضرتِ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام

مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر

مُؤلِّف

میثم عباس قادری رضوی

جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان

نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

Ph : 021-32439799 Website : www.ishaateislam.net

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلام کی شان میں
مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے کی گئی شدید گستاخی پر
دیوبندی علما کا رَدِّ عمل
بنام

حضرتِ یوسف عَلَیْہِ السَّلام

مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر

(حصہ اوّل)

مُؤَلِّف

مولانا میثم عباس قادِری رضوی حفظہ اللہ

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت (پاکستان)

نور مسجد، کاغذی بازار، میٹھادر، کراچی، فون:32439799

نام کتاب .... حضرت یوسف عَلَیْهِ السَّلام،

مولوی طارق جمیل دیوبندی کے نشانہ پر (حصہ اول)

مؤلف .... مولانا میثم عباس قادری رضوی حفظہ اللہ

صفحات ۶۴

سنِ اشاعت .... مُحَرَّمُ الْحَرَام ۱۴۴۵ھ/ اگست ۲۰۲۳ء

ناشر جمعیت اشاعت اہل سنت (پاکستان)

نور مسجد کاغذی بازار میٹھادر، کراچی،

فون:32439799



خوشخبری: یہ رسالہ www.ishaateislam.net پر موجود ہے

فہرست



أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان

پیش لفظ

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد فاعوذباللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

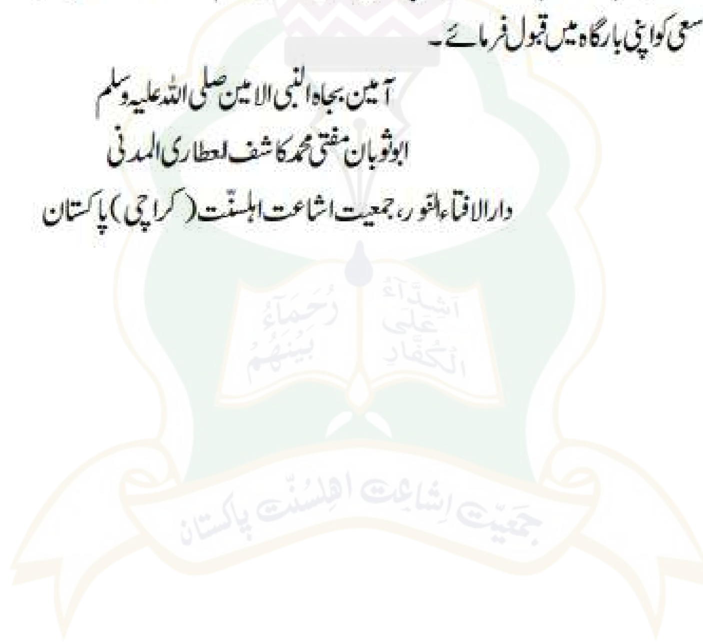
اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی آخرالزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک بے شمار نبی اور رسول بھیجے۔ان کی تعداد وہی جانتا ہے کیونکہ اس بارے میں مختلف روایتیں ہیں لہٰذا یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے ان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت کرنا اور بہر صورت ان کی تعظیم وتوقیر فرض ہے ان کے بارے میں ایسا لفظ بولنا یا ایسا کام کرنا جس سے ان کی تعظیم وتوقیر میں کمی ہو جائز نہیں ہے۔حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کی ادنیٰ سی بے حرمتی اور گستاخی دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتی ہیں لہٰذا انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں جب بھی کوئی بات کہی جائے تو اس میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے خاص کر مبلغین ومقررین کے لئے ضروری ہے کہ وہ احادیث وواقعات اور انبیاء کرام کا تذکرہ کرتے ہوئے ایسا انداز ہرگز ہرگز اختیار نہ کریں جس سے ان کی شان میں بے ادبی کا تصور قائم ہوتا ہو۔

چند سالوں قبل برطانیہ کے ایک اُردو چینل پر دیوبند اور تبلیغی جماعت کے مکتبہ فکر کے مشہور مبلغ مولوی طارق جمیل دیوبندی خطاب کر رہے تھے جس میں موصوف نے دورانِ خطاب اللہ کے جلیل القدر نبی حضرت سیّدنا یوسف علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ایسی زبان استعمال کی جس سے حضرت یوسف علیہ السلام کی صریح توہین اور گستاخی ہوئی ۔موصوف کے الفاظ ملاحظہ کیجئے، کہتا ہے: یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے ظلم کی وجہ

سے چالیس سال ان کو در بدر ہونا پڑا، گھر سے جدا رہے، پھر تہمت لگی، زلیخا نے تہمت لگائی پھر وہ جب عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ مجرم تو یوسف نہیں، مجرم تو زلیخا ہے تو (عزیزِ مصر کی بیوی کی) تھوڑی بدنامی ہونے لگی تو انہوں نے یوسف علیہ السلام کو گدھے پر بٹھا پر منہ کر کے پورے شہر میں چکر لگوایا اور پیچھے اعلان کروایا کہ "ھذا اجزاء من اراد بسیدہ سوء" جو اپنے آقا سے بُرائی کرے اس کی یہ جزا ہے۔

اس گستاخانہ اور توہین آمیز تقریر کے سبب متعدد دیوبندی علماء نے مولوی طارق جمیل کا رَد کیا اور اسے توہینِ حضرت یوسف کا مرتکب قرار دے کر توبہ اور معافی نامہ کا مطالبہ کیا۔

علماء دیوبند کی طرف سے مولوی طارق جمیل کی مذکورہ گستاخی پر جو ردِ عمل آیا اسے ایک رسالہ بنام کی صورت میں مولانا میثم عباس رضوی حفظہ اللہ نے ترتیب دیا ہے۔ جسے جمعیت اشاعتِ اہلِ سنت اپنے سلسلہ اشاعت نمبر 289 پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے وطفیل اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔



آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ابوثوبان مفتی محمد کاشف العطاری المدنی

دارالافتاء النور، جمعیت اشاعت اہلسنّت (کراچی) پاکستان

عرضِ مؤلّف

''دیوبندی فرقہ'' کی تبلیغی جماعت سے تعلق رکھنے والے مشہور مُقرر، مولوی طارق جمیل اپنی تقاریر کے ذریعے لوگوں کا ایمان خراب کرنے کا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں، ان کے اقوال وافعال پر دوسروں کے علاوہ خود دیوبندی علمانے بھی شدید تنقید کی ہے، تفصیل ملاحظہ کریں۔

ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی دیوبندی، مولوی طارق جمیل دیوبندی سے بہت رنجیدہ تھے، اِسی وجہ سے اُنہوں نے اپنی مسجد میں اُن کی تقریر نہیں ہونے دی، اَور ابنِ انیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی کو اُن کا تحریری رَدّ کرنے کا کہا:

ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی کے اِس جہان سے آں جہانی ہونے پر ابنِ انیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی (جامعہ ملّیہ اسلامیہ، فیصل آباد، پاکستان) نے اُن کے متعلق اپنی یاداشتوں پر مشتمل تحریر میں لکھا ہے:

''کچھ عرصہ قبل حضرت علامہ صاحبؒ سے ایک مُلمع ساز قصہ گو واعظ کے متعلق بات ہوئی، جوکہ دیوبندیت اور تبلیغی جماعت کی آڑ میں ہمارے مسلک کی بیخ کُنی کر رہے ہیں۔ حضرت علامہ صاحبؒ بہت رنجیدہ تھے، فرمایا کہ: ایک دفعہ میرے پاس اِن وَاعِظ صاحب کے چاہنے والے آئے، اور تقاضا کیا کہ وَاعِظِ موصوف کا بیان میں اپنی مسجد میں کراؤں، میں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ وَاعِظِ موصوف ایسا اُونچا بیان فرماتے ہیں جو کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا، تو عوام النّاس کی سمجھ میں کیا آئے گا؟ میں نے عرض کیا کہ پہلے جب عوام النّاس مُکَفِّرِینِ صحابہؓ کے بیانات سُنتے تھے تو ہمیں آکر پوچھا کرتے تھے کہ صحابہ مسلمان ہیں

یا کافر؟ مگر جب سے پاکستان میں تحریک مدحِ صحابہؓ اور دفاعِ صحابہؓ چلی ہے تو اب عوام الناس پوچھنے لگے ہیں کہ مُکفّرینِ صحابہ مسلمان ہیں یا کافر؟ مگر یہ مُلمع ساز قصہ گو واعظ اس تحریک کے اَثرات کو زائل کرنے کے لیے اسے جاہل خطیبوں کی خباثت کا نام دے کر اب مُکفِّرینِ صحابہؓ کے ایمان کا جھنڈا ہاتھ میں لیے لیے دُنیا میں گھوم رہے ہیں، اس پر حضرت علامہ صاحبؒ نے مجھے فرمایا کہ تم اپنے قلم کے ذریعہ ان کی گرفت کرو۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے یہ کام شروع کردیا۔"

اِس سے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی، مولوی طارق جمیل سے بہت رنجیدہ تھے، اِسی وجہ سے اُنہوں نے ایک شخص کے اِصرار کے باوجود اپنی مسجد میں اُن کی تقریر نہیں ہونے دی، اور مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی کو کہا کہ مولوی طارق جمیل کا تحریری رَدّ کریں۔ (جس کے بعد اُنہوں نے مولوی طارق جمیل کے رَدّ میں "ایک ملمّع ساز قصہ گو واعظ" کے نام سے طویل مقالہ لکھا، جو قسط وار "ماہنامہ ملّیہ، فیصل آباد" میں شائع ہوا، اس مقالہ کے اِقتباسات آپ اِس کتاب میں ملاحظہ کریں گے)۔

"مجلّہ صفدر، لاہور" کی جانب سے منقولہ بالا اقتباس میں مذکور الفاظ "ایک ملمّع ساز قصہ گو واعظ" کے تحت حاشیہ میں لکھا ہے:

"مولانا طارق جمیل، جو فتنہ وحدتِ اَدیان کا شکار ہیں، اور حُبِّ روافض میں بہت آگے نکل چکے ہیں۔ (ادارہ)۔"

(مجلّہ صفدر، لاہور۔ علامہ ڈاکٹر خالد محمود نمبر۔ جلد اوّل، باب: ۷، رسائل وجرائد کا خراجِ تحسین، صفحہ ۷۹۲)

مولوی طارق جمیل، مسلکِ دیوبند کے بخیے اُدھیڑ رہے ہیں، اور اکابر کی تشریحات کو کوڑے دان میں پھینک رہے ہیں: ابنِ انیس مولوی حبیب

الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی

☆۔ابنِ انیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے ڈاکٹر خالد محمود کے حکم پر لکھے گئے اپنے مقالہ ''ایک ملمّع ساز قصہ گو واعظ''میں مولوی طارق جمیل کے متعلق لکھا ہے:

'' کیا میں اپنے مسلک کو ایک ایسے ملمّع ساز قصہ گو واعظ کے رحم و کرم پر چھوڑ دوں جو کہ اس کی جڑیں کاٹ رہا ہے، ہمارے مسلک کے بخیے اُدھیڑ رہا ہے، ہمارے اکابرین کی صدیوں کی گئی تحقیقات وتشریحات کو اُٹھا کر کوڑے دان میں پھینک رہا ہے، اور مَردوں وعورتوں کے مخلوط اجتماعات میں قصہ گوئی کرنے کے ساتھ ساتھ رنڈیوں، طوائفوں، ڈانسروں اور ایکٹرسوں کو بُلا بُلا کر ان کے جُھرمٹ میں بیٹھ کر اپنے چھچھورپن کا مظاہرہ کرتا ہے، جب کہ جس جماعت کو اپنے گھناؤنے عزائم کی تکمیل کے لیے استعمال کر رہا ہے اُس جماعت نے عورتوں میں اِصلاحی کام کے لیے باقاعدہ عورتوں ہی کا شعبہ قائم کیا ہوا ہے۔تو پھر رُسوائے زمانہ عورتوں کو اپنی بغل میں بٹھا کر وہ کون سی سنت ادا کر رہا ہے؟''۔

(''ایک ملمّع ساز قصہ گو واعظ !اک نیا فتنہ''،قسط:۱،مشمولہ:ماہنامہ ھدایہ، فیصل آباد۔بابت ربیع الاوّل ۱۴۴۱ھ/نومبر ۲۰۱۹ء،صفحہ۲،۳)

مولوی طارق جمیل کے ہم مسلک دیوبندی علما نے بھی اِقرار کیا ہے کہ وہ اپنی تقاریر میں اللہ کریم جَلَّ شَانُہٗ ،انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام، اور صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی شان میں گستاخیاں کر چکے ہیں، ان کے عقائد و نظریات کے رَدّ میں دیوبندی علما کی جانب سے درج ذیل کتابیں لکھی گئی ہیں۔

(۱)۔ ''کَلِمَۃُ الھَادی ''۔مؤلّف:مفتی محمد عیسیٰ خان دیوبندی (سابق مفتی مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ)۔ناشر:''مکتبۃ المفتی، جامعہ فتاح العلوم ،نوشہرہ

سائنس، گوجرانوالہ"۔ حسبُ الحکم مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی دیوبندی۔

(۲)۔"زُبدۃ الفوائد لتحفیظ العقائد "یعنی"بنیادی غلطیاں"۔

مؤلّف :(ڈاکٹر خالد محمود مانچسٹروی کے معتمد ساتھی) حافظ محمد اقبال رنگونی دیوبندی۔

(مطبوعہ ادارہ اِشَاعَۃُ الْاِسْلَام، مانچسٹر)۔

(۳)۔"مولانا طارق جمیل صاحب کی بے اعتدالیاں اور اُن کا جواب"۔

مؤلّف :ڈاکٹر مفتی عبدالواحد دیوبندی (سابق مفتی جامعہ مدنیہ، لاہور)

(۴)۔"حضرت امام اہلِ سنت رَحِمَہُ اللہ اور مولانا طارق جمیل صاحب"۔

مؤلّف :مولوی عبدالحق خان بشیر دیوبندی (ابن مولوی سرفراز خان صفدر گکھڑوی)۔

(۵)۔"القَول الجَلیلُ فی کُفرِ طَارِق جَمِیل"

(مولوی منظور مینگل دیوبندی کا بیان آپ آئندہ صفحات میں ملاحظہ کریں گے، جس میں اُنھوں نے کہا ہے کہ مولوی طارق جمیل کے خلاف ایک دیوبندی عالم نے"القَولُ الجَلیلُ فی کُفرِ طارِق جَمِیل "کے نام سے کتاب لکھی ہے)۔

دیوبندی مسلک کے رسائل:

(۱) "ماہنامہ حق چاریار، لاہور"۔

(۲) "مجلّہ صفدر، لاہور"۔

(۳) "ماہنامہ ملیہ، فیصل آباد" (نومبر ۲۰۱۹ء تا اپریل ۲۰۲۱ء)۔

(۴) اور"ماہنامہ غزالی، پشاور" میں بھی مولوی طارق جمیل کے رَدّ میں مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

مفتی سعید احمد پالن پوری (سابق شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند)۔ دیوبندی فرقہ کے مفتیِ اعظم، مفتی زرولی خان (سابق پرنسپل جامعہ احسن العلوم، کراچی)۔ مولوی منظور مینگل دیوبندی (جامعہ صدیقیہ، کراچی) اور مفتی سعید خان دیوبندی (خلیفہ

مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی) سمیت مُتعدّد دیوبندی علما اپنے بیانات میں مولوی طارق جمیل کا رَدّ کرچکے ہیں، مفتی زرولی خان دیوبندی نے اپنے بیانات میں مولوی طارق جمیل کو ''اَزنـد الـزّنَـادِقَـه ''یعنی''زنادقہ کا سرخیل''، ''کذّاب'' اور'' حدیثیں گھڑنے والا'' قرار دیا ہے، ایک بیان میں مفتی زَرولی خان نے یہاں تک کہا ہے کہ مولوی طارق جمیل دیوبندی اور مفتی طارق مسعود دیوبندی (کراچی) ایک گٹر کی دولائنیں ہیں۔ مفتی سعید خان دیوبندی نے بھی اپنے ایک بیان میں مولوی طارق جمیل کومن گھڑت، جھوٹی حدیثیں بیان کرنے والا کہا ہے۔ اِختصار مانع ہے، وگرنہ اگر دیوبندی علماء کی جانب سے مولوی طارق جمیل پر کی گئی تنقیدات کو یہاں بیان کرنا شروع کردوں تو بات طویل ہوجائے گی۔

مولوی طارق جمیل نے رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین کی ہے: ابنِ انیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی دیوبندی

ابنِ انیس مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے اپنے مقالہ میں لکھا ہے کہ مولوی طارق جمیل نے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی شان میں گستاخی کی ہے، اقتباس ذیل میں ملاحظہ کریں:

''یہ شخص انتہائی شاطر ہے، یہ لوگوں کے سامنے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سیرت اور فضائل بیان کرکے اسی کے اندر میٹھا زہر پلاتا ہے، اس نے اپنے اس بیان میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی طرف یہ الفاظ منسوب کرکے کہ: ''میں اپنی بیوی سے دَب کے چلوں یہ مجھے زیادہ پسند ہے''، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی توہین کی ہے۔ گویا کہ اللہ کے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ساری زندگی اپنی بیویوں سے دَب کر گزار دی، اور اپنے ربّ کی فرمانبرداری کی بجائے اپنی ازواجِ مطہرات کی فرمانبرداری کی، حالانکہ قرآنِ

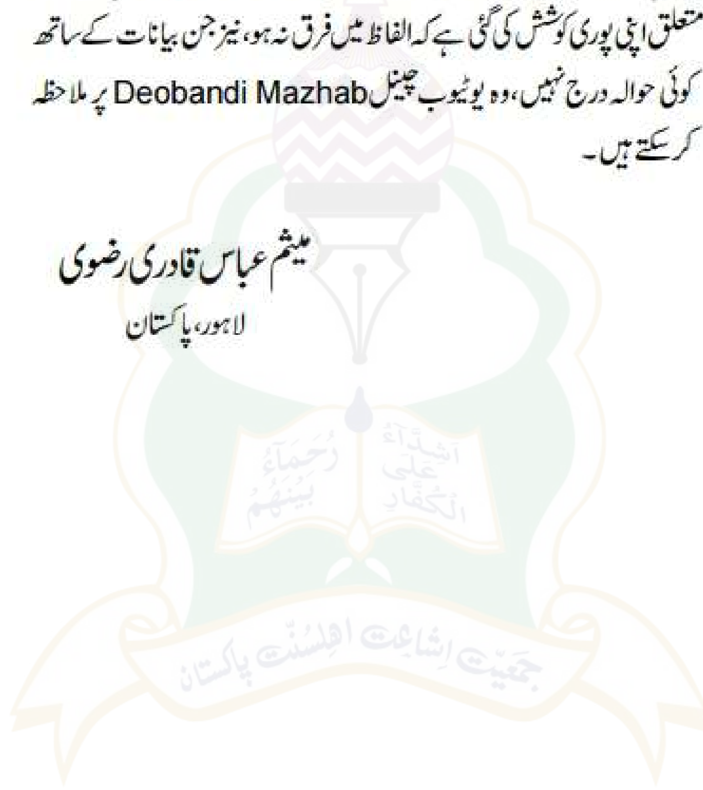
پاک میں ازواج کی طرف سے تھوڑے سے دباؤ پر بھی ان کی سخت سرزنش کی ہے"۔

("ایک ملمع ساز قصہ گو واعظ طارق جمیل اک نیا فتنہ"۔ قسط:۸۔ مشمولہ: ماہنامہ ہمِلّیہ، فیصل آباد۔ بابت ذو القعدة ۱۴۴۱ھ/ جولائی ۲۰۲۰ء۔ صفحہ ۱۸)

ضروری نوٹ: اِس کتاب میں دیوبندی کُتُب سے نقل کردہ اِقتباسات میں جہاں جہاں انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام کے ناموں کے ساتھ" " "، یا صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے ناموں کے ساتھ" " "، یا کسی مسلمان بزرگ، یا کسی دیوبندی عالم کے نام کے ساتھ" " " لکھا ہے۔ وہ اصل میں بھی ایسے ہی ہے۔ نیز اس کتاب میں جن بیانات کو تحریری صورت میں نقل کیا گیا ہے، اُن کے متعلق اپنی پوری کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ میں فرق نہ ہو، نیز جن بیانات کے ساتھ کوئی حوالہ درج نہیں، وہ یوٹیوب چینل Deobandi Mazhab پر ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

میثم عباس قادری رضوی

لاہور، پاکستان



مولوی طارق جمیل دیوبندی کی جانب سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں شدید گُستاخی:

کچھ عرصہ قبل دیوبندی جماعت کے مشہور مُبلّغ، مولوی طارق جمیل نے اپنے ایک بیان میں حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں کہا تھا:

''تہمت لگی، زلیخا نے تہمت لگائی۔ اور پھر جب وہ عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ مجرم تو یوسُف نہیں، مجرم تو زلیخا ہے، تو (عزیزِ مصر کی بیوی کی) تھوڑی بدنامی ہونے لگی، تو انہوں نے یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو گدھے پہ بٹھا کے، منہ کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگوایا، اور پیچھے اعلان کروایا کہ: ھٰذَا جَزَاءَ مَنْ اَرَادَ بِسَیِّدِہِ السُّوْء۔ جو اپنے آقا سے بُرائی کرے، اُس کی یہ جزاء ہے''۔

اِس گستاخانہ بیان کی وجہ سے متعدد دیوبندی علما نے مولوی طارق جمیل دیوبندی کا رَدّ کیا ہے، اور ان کو حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی توہین کا مُرتکب قرار دیا ہے، تفصیل ملاحظہ کریں۔

مولوی طارق جمیل کی جانب سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی جانے والی گُستاخی پر دیوبندی فرقہ کے مفتیِ اعظم، زرولی خان کی تنقید:

(۱) مفتی زرولی خان دیوبندی نے ایک بیان میں مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی اس گستاخی کا رَدّ کرتے ہوئے کہا ہے:

''آپ پاک ہیں؟ آپ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں کہتے ہیں کہ اُن کا منہ کالا کیا، گدھے پر بٹھایا، اِس سے کیا پروپیگنڈہ، اُمت کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں آپ؟''۔

حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کی شان میں گستاخی کرنے کی وجہ سے سعودیہ کے علمانے مولوی طارق جمیل کو کافر کہا ہے، مولوی طارق جمیل کو چاہیے کہ اِس پر معافی مانگے :مولوی منظور مینگل دیوبندی

(۲) مولوی منظور مینگل دیوبندی نے حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کی گستاخی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا رَدّ کرتے ہوئے کہا ہے:

''دِین کی کوئی مخالفت کرے گا، اللہ کی قسم! چھوڑیں گے نہیں اُس کو۔آپ کو اِس پر تو جوش آیا، آپ کو اِس پر کیوں جوش نہیں آیا؟ مولانا طارق جمیل ہمارے سر کے تاج تھے، اب شاید نہیں رہے۔ یاد رکھو! میں نے جتنا اِس کو سپورٹ کیا، وہ ایک خطیب ہے، وہ ایک خطیب ہے، وہ کوئی مستند عالم نہیں ہے، وہ خطیب ہے صرف، اور غیر مقلّدین نے، دوسرے لوگوں نے، آج پتہ کرو اُس سے، اس کی جتنی مخالفت کی، یہ چُھپا رہا، اور فِـرَقِ باطلہ کو اِس کی طرف سے خُدا کی قسم میں نے جواب دیا، میں نے جواب دیا، ''تبلیغی جماعت''، ''تبلیغی جماعت'' مولانا طارق جمیل کی نہیں ہے، مولانا خورشید کی بھی نہیں ہے، نذر الرحمٰن کی بھی نہیں ہے، یہ علمائے دیوبند کی جماعت ہے .... خیر میں آپ سے عرض کر رہا تھا مولانا سے ہمارا اِختلاف رہا ہے، مولانا ہمارا قیمتی ساتھی تھا، لیکن تھوڑا سا اعلان کردے کہ جیسے یوسُف عَلَیۡہِ السَّلَام کے بارے، میں نے پھر بھی ہاتھ ہلکا رکھا، مولانا کے خلاف کتابیں لکھی گئیں ''اَلْقَول الْجَلِیلُ فِی کُفْرِ طَارِق جَمِیل''۔ سُن لیں! ''اَلْقَولُ الْجَلِیلُ''، میں نے اس پر دستخط نہیں کیا، میں نے خود مولانا کو کہا توبہ کر لے، شاید اللہ توبہ کی توفیق دے، مذاق مذاق میں، ہمارے بہت اچھے دوست ہیں۔ ''کَلِمَۃُ الْھَادِیُ اِلٰی سَوَآءِ السَّبِیل'' کتابیں لکھی گئیں مولانا کے خلاف، آپ کو معلوم ہوگا، آپ میں سے

مسلمانوں میں سے کسی نے یہ کیوں نہیں کہا جب اُنہوں نے پوری اُمتِ مُسلمہ کے خلاف کہا:

''یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھایا گیا تھا''۔

خُدا کی قسم! سوائے یہودیوں کی روایت کے اس کا نام ہی نہیں ہے، آج معافی کیوں نہیں مانگتا؟ آج معافی مانگے، میں پوری دُنیا کے سامنے اس کے پاؤں پے جا کر کے پڑوں گا، ورنہ بریلوی سے پتہ کرلے، جماعتِ اسلامی سے پتہ کرے، اہلحدیث سے پتہ کرے، دیوبندیوں سے پتہ کرے، تبلیغی اکابرین سے معلوم کرلے، کس مسلمان نے لکھا ہے؟ یہودیوں کی ایک روایت تھی، میں نے حضرت کو یہاں بھی لکھ کر کے دیا اس میں، کئی دفعہ اس کو سمجھایا کہ اللہ کے لیے کچی کچی باتیں نہ کرو، قرآن بھی دیکھا کرو، اَور حدیث دیکھا کرو۔ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کچی باتیں بیان کرنا، مولانا ہمارے سر کے تاج تھے، اِنسان سے غلطی ہوجاتی ہے، معافی مانگے یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام سے، معافی مانگے۔ اور نہیں تو پھر آپ مجھ سے گِلہ نہ کرلیں، میں اپنے ربّ کو راضی کرسکتا ہوں، آپ کو ناراض کرسکتا ہوں، یہ (گستاخانہ بیان) نیٹ پر موجود ہے یہ لاکھوں انسانوں نے (دیکھا) پھر بھی سعودیہ کے علماء نے کافر قرار دیا، میں نے کافر نہیں کہا، آپ سعودیہ کے علماء کا (فتویٰ) بالکل موجود ہے، انہوں نے کافر تک بھی قرار دیا کہ یوسُف عَلَیْــــہِ السَّلَام کی توہین کیوں کی اس طرح۔ اس لیے خطیبوں کا مسئلہ الگ ہوتا ہے''۔

حضرت یوسُف عَـلَیْــــہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی کے ناکام دفاع پر مشتمل مولوی طارق جمیل دیوبندی اور مفتی طارق مسعود دیوبندی کے

بیانات کا مولوی منظور مینگل دیوبندی کی جانب سے رَدّ:

(۳) مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی شان میں کی گئی گستاخی کے متعلق اپنی طرف سے جو صفائی پیش کی ہے، اور اُن کے وکیلِ صفائی، مفتی طارق مسعود دیوبندی (جامعۃُ الرَّشید، کراچی) نے اس گستاخی کا جو دِفاع کیا ہے، اُس کے جواب میں مولوی منظور مینگل نے ایک بیان میں تفصیلی طور پر ان دونوں کا رَدّ کیا ہے۔ یہ بیان یوٹیوب چینل "Saad Nashriyat" پر ۲۳ دسمبر ۲۰۱۹ء کو اَپ لوڈ کیا گیا، جس کا عنوان ہے:

Challenge of Mufti Tariq Masood, Reality Tariq Jamil By Molana Manzoor Mengal

"طارق مسعود کو چیلنج"

اب ذیل میں یہ بیان نقل کیا جارہا ہے:

"ناظرینِ کرام! چند مہینے پہلے کی بات ہے کہ برادرِ مکرم، حضرت اقدس مولانا طارق جمیل دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ، حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کی بے دردی، بے کسی اور آپ کی مظلومیّت کو بیان فرما رہے تھے، اور اُس میں حضرت اقدس نے کوئی قصہ یہ بھی بیان فرمایا کہ:

"اہلِ مصر نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کو گدھے پر سوار کر کے، آپ کا منہ کالا بھی کیا، اور پورے بازار میں یہ صدا لگائی اور آواز دی کہ جو اپنے آقا کی نافرمانی کرے، اپنی سیدہ کی نافرمانی کرے، اُس کی یہی سزا ہے"۔

یقیناً مولانا ایک عالمِ دین ہیں، اور ایک بہترین مبلغ ہیں، اور کمالات کے حامل ہیں، اَوصاف کے حامل ہیں(۱) لیکن اِن تمام باتوں کے باوجود روایت ایسی تھی جس کی کوئی بنیاد نہیں تھی، حضرت نے جہاں سے نقل فرمایا تھا، وہیں اُس کی تردید خود بخود موجود ہے۔ حضرت اقدس نے پتہ نہیں پوری روایت پڑھی نہیں، اور بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے ہماری ذِمہ داری بنتی ہے کہ ہمیں مولانا محبوب ہے، مولانا ہمارے عزیز ہیں، لیکن مولانا کے مقابلے میں ظاہر ہے کہ میرے جیسے اور کروڑوں مولانا جیسے اِنسانوں کو یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بلکہ کسی بھی نبی کے نعل پر قربان کیا جاسکتا ہے، اُس کے جوتے پر قربان کیا جاسکتا ہے، کسی صحابی اور کسی ولی اور کسی بزرگ کے خاکِ پا تک ہم نہیں پہنچ سکتے۔ بحیثیت مسلمان ہونے کے ہماری ذمہ داری تھی سب سے پہلے میں نے جمعے میں اِس واقعے کی تردید کردی۔ یقیناً مولانا، حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین تو نہیں کررہا، وہ ایک توہین کو نقل کررہا ہے

---

(۱) مولوی طارق جمیل کے رَدّ میں مولوی منظور مینگل نے اپنے پہلے بیان میں (جو آپ پچھلے صفحات میں ملاحظہ کرآئے ہیں) کہا تھا:

''وہ ایک خطیب ہے، وہ ایک خطیب ہے، وہ کوئی مستند عالم نہیں ہے۔ وہ خطیب ہے صرف''۔

لیکن یہاں (مولوی منظور مینگل نے) اپنے پہلے بیان کے برعکس مولوی طارق جمیل کے بارے میں کہا ہے:

''مولانا ایک عالمِ دین ہیں، اور ایک بہترین مُبلّغ ہیں، اور کمالات کے حامل ہیں، اَوصاف کے حامل ہیں''۔

مولوی منظور مینگل نے ایک اور بیان میں (جو آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں گے) مولوی طارق جمیل کے بارے میں کہا ہے:

''ہمارے ایک بہت بڑے عالم''۔ (میثم قادری)

(۲)لیکن سوال یہ ہے آیا اُس توہین کا ثبوت ہے بھی یا نہیں؟ اِس گستاخی کا ثبوت ہے بھی یا نہیں؟ یہ روایت موجود ہے بھی یا نہیں؟۔

جب یہ آواز اُٹھائی گئی اور اُمتِ مسلمہ نے مولانا کو بھی شاید کوسا، اور یقیناً اُن کی ذمہ

---

(۲) یہاں مولوی منظور مینگل کا مولوی طارق جمیل کے بارے میں یہ کہنا دُرست نہیں کہ:

''یقیناً مولانا، حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی توہین تو نہیں کر رہا، وہ ایک توہین کو نقل کر رہا ہے''۔

کیونکہ اِسی بیان میں آگے جاکر مینگل صاحب نے مولوی طارق جمیل کو مخاطب کرتے ہوئے خود کہا ہے کہ:

''آپ کا دل تھا یا پتھر تھا؟ کیسے نکلا کہ نبی کا منہ کالا کیا گیا؟ جب کتاب میں اِتنی سی بھی جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے، جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے''۔

جب اِن کو خود یہ بات تسلیم ہے کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے متعلق منہ کالا کرنے والے الفاظ کسی جھوٹی روایت میں بھی موجود نہیں ہیں، تو پھر اِن کا یہ کہنا کس طرح دُرست ہوسکتا ہے کہ: ''مولوی طارق جمیل نے توہین نہیں کی، بلکہ ایک توہین نقل کی ہے''۔ اِس طویل بیان سے مینگل صاحب کے دو مزید اقتباس ذیل میں ملاحظہ کریں:

پہلا اِقتباس: ''بحیثیت ایک عام مسلمان بھی اِس قسم کی یہ کہ مَن گھڑت بات بیان کر بھی نہیں سکتا، اور ایسے اِس طرح جھوٹ نہیں بول سکتا۔ خُدا جانے کہ مولانا کو کس طرح جرأت ہورہی ہے، بات بالکل واضح سی تھی، مولانا یہ فرمادیتے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی''

یہاں مینگل صاحب نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مذکورہ گستاخی کا رَدّ کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولوی طارق جمیل نے مَن گھڑت بات بیان کی ہے۔

اِس بیان کے آخر میں بھی مولوی منظور مینگل نے مولوی طارق جمیل کو نبیوں کا گستاخ قرار دیتے ہوئے کہا ہے:

دوسرا اِقتباس: ''جی اَخلاق یہی ہے، اللہ پر جھوٹ بولا جائے، نبیوں پر جھوٹ بولا جائے، **نبیوں کی گستاخی بھی کی جائے**، دُشمن اور یہودیوں کی روایتیں کُھل کر کے کُھلے دِل سے بیان کردیں، رافضیوں اور بدعتیوں کے پاس جاکر کے بدعتیوں سے دستار بندی کرائیں.........اگر نبی کی سیرت یہی ہے کہ نبی پر جھوٹ بولا جائے، **انبیا کی گستاخی کی جائے**، اور یہودیوں کی روایتوں کو برملا بیان کیا جائے، یہ اگر سیرت ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو، یہ سیرت آپ ہی نے پڑھی ہے۔'' (میثم قادری)

داری بنتی ہے کہ لوگ مولانا سے معلوم کرلیں۔ جاتے جاتے حضرت نے کئی مہینوں کے بعد ''تفسیرِ قُرطبی'' دِکھائی کہ ''تفسیرِ قُرطبی'' کے اندر یہ حوالہ موجود ہے، اور ''تفسیرِ کبیر'' کے اندر بھی موجود ہے۔ اور ''تفسیرِ قُرطبی'' کا وہ صفحہ آپ نے فیس بک پہ لوگوں کو دِکھایا بھی، میڈیا کو دِکھایا بھی، کہ میرے ساتھ ظلم ہوا ہے، یہ ''تفسیرِ قُرطبی'' نے لکھا ہے۔ ہمیں میڈیا پہ آنے کی ضرورت بھی نہیں، اور یہ کسی طرح مناسب بھی نہیں، لیکن بس افسوس یہی ہے کہ حضرت اقدس کو میڈیا پہ آنے کا شاید زیادہ شوق ہے، اور آپ نے میڈیا پر پوری اُمتِ مسلمہ میں بلکہ دُشمنوں کے ہاتھ میں بھی اِس قسم کے واقعات دے دیے، اِس لیے میڈیا ہی کے ذریعے سے آپ کی تردید کی جارہی ہے۔ میں روایت کی عبارت پڑھ لوں گا، اور اس کے بعد اس پر جو حاشیہ لکھا ہوا ہے وہ حاشیہ بھی آپ کو دِکھا دیتا ہوں۔ علماء خود فیصلہ فرمائیں، میں مولانا کے بارے میں خدا جانے کہ ''کاذِب'' کا لفظ بول بھی نہیں سکتا۔ لیکن آپ خود فیصلہ فرمالیں:

(ودخل معه السجن فتيان) ''فتيان'' تشنية فتىً، وهو من ذوات الياء، وقولهم: الفتو شاذّ. قال وهب وغيره: حُمل يوسُف الى السجن مقيداً على حمارٍ، وطيف به ''هذا جزاء مَن يَعصى سَيّدتَه'' وهو يقولُ: هذا أيسر من مقطعات النيران، وسرابيل القطران، وشراب الحميم، وأكل الزقوم. فلما انتهى يُوسفُ الى السّجنِ وجدَ فيه قوماً قد انقطعَ رجاؤُهم، واشتدّ بلاؤهم، فجعل يقول لهم: اصبرُوا وأبشِرُوا تؤجرُوا، فقالوا له: يافتى! ما أحسن حديثك! لقد بُورکَ لنا فی جَوارکَ، مَن أنتَ يافتى؟ قال: أنايوسُفُ ابن صفيّ الله يعقوبَ، ابن ذبيح الله اسحاق ابن

خلیلِ اللّٰہ ابراھیم۔

یہ روایت یہاں پہ ختم ہوگئی، آگے ایک صحیح روایت ہے ابنِ عباس کے حوالے سے:

''وقال ابن عباس: لما قالت المرأة لزوجها ان هذا العبدَ العبرانیَّ قد فضحنی، و أنا أرید أن تسجنه، فسجنه فی السجن، فکان یُعزّی فیه الحَزین، ویعودُ فیه المریض، ویُداوی فیه الجریح، ویُصلّی اللّیلَ کلّه، ویبکی حتی تبکی معه جُدُر البیوت وسقفُها و الأبوابُ، وطهر به السّجن، واستأنسَ به أهلُ السّجن، فکان اذا خرج الرجلُ من السّجن رجع حتی یجلسَ فی السّجن مع یوسُف، وأحبّه صاحبُ السّجن فوسع علیه فیه، ثم قال یا یوسفَ! لقد أحببتُک حباً لم أحبَّ شیئاً حبّک، فقال: أعوذ باللّٰه من حُبّک۔ الٰی آخر۔''

یہ دوسری روایت جو کسی طرح صحیح تھی حضرت نے اِس کو ہاتھ لگایا بھی نہیں، پہلی جو روایت وھب کے حوالے سے ''قَالَ وھبٌ وغیرُہ'' بالکل ایک منقطع روایت ہے، اور بالکل بے سَنَد روایت ہے، اور دوسری بات اُس میں بنیادی اُمتِ مُسلمہ کو یہ معلوم ہو مسلمانوں کو کہ اب تک پوری دُنیا میں جو لڑائی ہے، مذہب کا جو اِختلاف ہے وہ یہی ہے، یہود حضرت رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی نبوت کے منکر ہیں، اور حضرت اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کو نبی ماننے کے لیے تیار نہیں، چونکہ آپ فرماتے ہیں:

أَنَا دَعْوَۃُ أَبِی اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام۔

''میں اپنے والد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کی دُعاؤں کا نتیجہ ہوں''۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے جو دُعا فرمائی:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ

وَالْحِکْمَۃَ وَیُزَکِّیْھِمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

اِس دُعا کی لاج رکھتے ہوئے اللہ پاک نے مجھے دُنیا میں مبعوث فرمایا، یہود کا نظریہ یہ ہے اور یہود اس پر ڈٹے ہوئے ہیں کہ نبوت وہ صرف حضرت اِسرائیل حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَولاد میں منحصر رہی، اور اُن کا کہنا یہ ہے کہ ہم اسرائیلی ہم یعقوبی اسرائیلی، اور اسحاقی ابراہیمی ہیں، حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو نبی کا بیٹا مانتے ہیں، نبی مانتے ہیں، اور حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "ذَبِیْحُ اللّٰہ" یہود ہی کہتے ہیں، جبکہ قرآنِ پاک سے واضح طور پر ثابت ہے، محققین کا اِس پر اتفاق ہے محققین کا کہ "ذَبِیْحُ اللّٰہ" حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، لیکن یہود وہ اِبتدا ہی سے یہی کہہ رہے ہیں، اب آپ اِس روایت کو دیکھ لیں، جس میں یہ ہے حضرت یوسُف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب جیل میں گئے تو جیل میں جو لوگ موجود تھے قیدی، اُنہوں نے کہا کہ:

"یا فتی! ما أحسن حدیثک! لقد بُورک لنا فی جوارِکَ، مَن أنت یا فتی؟۔قال:أنا یوسُفُ ابن صفیّ اللّٰہ یعقوبُ"

"میں صفی اللہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیٹا ہوں، اور یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ذَبِیْحُ اللّٰہ ابن ذبیح اللّٰہ اسحٰق"۔

اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "ذَبِیْحُ اللّٰہ" کہہ رہا ہے، یہ وہی یہودیت ہے کہ محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ حضرت اسماعیل کی اَولاد میں سے ہیں، اسماعیل حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اَولاد میں سے ہیں، اِس لیے ایک اُمتی ایک مسلمان اِس وقت اس کو یہ کہنے کی اجازت نہیں ہے کہ میں محمدی اسماعیلی، ہم محمدی اسماعیلی ابراہیمی ہیں، اس کی اجازت نہیں

ہے۔اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام چونکہ نبی ہی نہیں ہیں،اوراُن کی نبوت کا وہ اِنکار کرتے ہیں،اورحضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام،حضرت حاجرہ کے بیٹے ہیں،اورحضرت حاجرہ کووہ لونڈی سمجھتے ہیں، برخلافِ حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام،جن کی اَولادمیں سے حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں،اوریعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیٹا حضرت یوسف۔اب بتارہے کہ آپ یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹے،یعقوب ''ذَبِیْحُ اللّٰہ'' حضرت اسحاق کے بیٹے ہیں،اس لیے''ذَبِیْحُ اللّٰہ'' وہ حضرت اسحاق ہی کوقراردے رہے ہیں۔اب ایک تو مسئلہ خودروایت کے اندر یہ موجود ہے کہ''ذَبِیْحُ اللّٰہ ''اسحاق کوکہاجارہاہے،اورطے شدہ ہے کہ حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ''ذَبِیْحُ اللّٰہ ''نہیں ہیں، بلکہ''ذَبِیْحُ اللّٰہ''حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔یہ اِس یہودیت کی پرچاراوریہودیت کا یہ طمانچہ یہ ہمارے منہ پرتوروایت کے اندربھی لگی ہوئی ہے،اِنہوں نے ہمارے منہ پہ رسیدکردیاہے،لیکن مولاناکوخداجانے اِس کی تبلیغ کس بنیادپرہورہی ہے، یہودیت کی اِس سازش کابھی ان کوعلم نہیں ہے، دوسراپھر اِس پہ لکھاہواہے:

''ھٰذا دلیلُ الوَضعِ لأن الذبیحَ قطعاً اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام''

''یہ من گھڑت روایت ہے،اوریہ من گھڑت ہونے کی واضح دلیل ہے کہ ذبیح حضرت اسحاق کوکہاجارہاہے، حالانکہ ذبیح حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں''۔

بالکل لکھاہواہے، بہت ہی مجھے افسوس رہے گا، بہت ہی افسوس رہے گا کہ مولاناوہ صفحہ تو دِکھارہاہے لیکن یہ حاشیہ نہیں دِکھارہا، اب تو شاید وہ یہ بھی

کہہ دے کہ یہ حاشیہ میری کتاب کے اندر موجود نہیں ہے۔ میرے پاس جو اِس وقت موجود ہے ''دار احیاء التراث العربی، بیروت'' یہ ''تفسیرِ قُرطبی'' ہے جس کا آپ حوالہ دے رہے ہیں، یہ جلد نمبر ۹ ہے۔ دوسرے حوالے جس کی طرف حضرت اِشارہ فرمار ہے ہیں کہ امام رازی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه نے ''تفسیرِ کبیر'' میں لکھا ہے، وہ اب تک آیا نہیں سامنے، جب وہ آئے گا تو پھر۔ لیکن گزارش یہ ہے کہ ''تفسیرِ کبیر'' کی سَنَدی حیثیت سوچنے کے بعد پھر مولانا وہ حوالہ پیش فرمائیں۔

یہاں تک بات ہوگئی مولانا کی، کہ روایت کے اندر واضح طور پر یہودیت کی پرچار اور اِشاعت بالکل موجود ہے، اور یہودیت کی تعریضات اور اِشارے موجود ہیں، اور حاشیے پہ لکھا ہوا بھی ہے، بحیثیت ایک عام مسلمان بھی اِس قسم کی یہ کہ مَن گھڑت بات بیان کر بھی نہیں سکتا، اور ایسے اِس طرح جھوٹ نہیں بول سکتا، خُدا جانے کہ مولانا کو کس طرح جرأت ہو رہی ہے، بات بالکل واضح سی تھی، مولانا یہ فرما دیتے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، اب مولانا نے بتا تو دیا کہ ''گدھے'' کا لفظ میں نے کہا، میری طرف سے اِضافہ ہوگیا ہے، میری طرف سے غلطی ہوگئی، ''گدھے'' کا لفظ بھی اضافہ، وہ بھی جھوٹ ہے، یہ پورا کا پورا قصہ بھی جھوٹ ہے، پورا کا پورا قصہ بھی۔ اور پھر جب بھی ''حمار'' پر جب بھی کسی نبی نے اگر سواری کی بھی ہے اُس کا ترجمہ کوئی مُحدِّث گدھے سے کرتا بھی نہیں ہے، اُس کا ترجمہ ''دراز گوش'' سے کرتے ہیں، اَدب کا یہاں تک مقام ہے۔ یہ ایک اضافہ نہیں ہے، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کا قصۂ اِفک:

اِنَّ الَّذِیْنَ جَآءُ وْ بِالْاِفْکِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ۔

حدیث کی مستند کتابوں میں ''بخاری''، ''مسلم'' کتابوں میں موجود ہے، اور اُس

قصے میں بھی مولانا جب کوئی بھی مُحدِّث ''زِنا'' کالفظ استعمال نہیں کرتا، لیکن ریکارڈ پہ موجود ہے مولانا بالکل ظالمانہ انداز میں، خُدا جانے دل ہے یا پتھر ہے، اور کہاں حضرت عائشہ کو اور اُس کی عظمت کو کس طرح نظر انداز کیا، کُھل کر کے فرماتے ہیں کہ:

''عائشہ پر''زِنا'' کا اِلزام لگا، عائشہ پر زِنا کا الزام لگا''۔

کسی بھی مُحدِّث نے، کسی مُفسِّر نے''زِنا'' کا لفظ استعمال نہیں کیا، مولانا کے رَدّ میں کتابیں لکھی گئیں، مولانا کو اللہ کا واسطہ دیا گیا کہ خُدا کے لیے جو کچھ احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے، جو صحیح تفسیروں میں موجود ہے، اُسی پر اکتفا فرمائیں۔ لیکن مولانا کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طریقے سے ''بخاری''، ''مسلم'' کو چھوڑ کر، احادیثِ صحیحۂ مشہورہ کو چھوڑ کر کے ''غریب الأحادیث '' سے تقریریں اِن کی بھری رہتی ہیں ''غریب الاحادیث '' سے، مُحدِّثین ''غریب الأحادیث '' سے منع بھی فرماتے ہیں، مولانا سے ایک غلطی ہوگئی، سیدھے سادھے الفاظ میں حضرت معذرت فرماتے۔

حضرت ہمارے سر کے تاج تھے، اور ہیں (۳) لیکن یہ کہ اس قِسم کے یہ واقعات من گھڑت اور خرافات اگر بیان فرمائیں گے، اللہ جانتا ہے نبی کے مقابلے میں شاید آپ کا سکہ نہ چلے۔ اِس طرح یہ ہے کہ انبیا پر بھی آپ کا حملہ ہوگا، میں

(۳) مولوی طارق جمیل کے رَدّ میں مولوی منظور مینگل نے اپنے پہلے بیان میں (جو آپ پچھلے صفحات میں ملاحظہ کر آئے ہیں) کہا تھا:

''مولانا طارق جمیل ہمارے سر کے تاج تھے، اب شاید نہیں رہے''۔

لیکن یہاں (مولوی منظور مینگل نے) اپنے پہلے بیان کے برعکس مولوی طارق جمیل کے بارے میں کہا ہے:

''حضرت ہمارے سر کے تاج تھے، اور ہیں''۔ یاللعجب۔ (میثم قادری)

اگر مولانا اس کی اجازت دے دیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ حضرت اقدس، امام اہلِ سنت، مولانا سرفراز خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور دیگر بزرگوں نے آپ کو تحریریں لکھ لکھ کر کے خُدا کا واسطہ دیا کہ مولانا اس طرح اپنی زبان کو آزاد نہ چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ بھائی عبدالوہاب کو غریقِ رحمت کر دے، جب تک بھائی عبدالوہاب تھے پھر بھی کسی نہ کسی طریقے سے مولانا پہ کنٹرول تھا، حضرت اقدس بھائی عبدالوہاب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے جانے کے بعد اب مولانا اور جَری ہو گیا۔ اب آپ کا حملہ تو بالکل خود مجتہد ہے جس طرح بھی کہہ دے، اور ایک مسلک کی طرف آپ کی نسبت ہے، علمائے دیوبند اور ایک مقدس پاکیزہ جماعت کی طرف آپ کی نسبت ہے، تبلیغی جماعت سے الگ ہونے کا اعلان فرمائیں، اُس کے بعد پھر آپ دیکھیں کہ کس طریقے پر یہ ہے کہ آپ کے مقابلہ میں لوگ آئیں گے۔ اکابرین اور جماعت کو دیکھتے ہوئے آپ کی رعایت بہت کی گئی، آپ کا لحاظ بہت رکھا گیا، اور آپ کے ساتھ بہت نرمی برتی گئی، لیکن مہربانی فرمائیں اللہ کے لیے آئندہ اس سلسلے کو انبیا کو تو معاف کر دیں، اور اِس طریقہ پر یہ ہے کہ یہ واقعات دُشمنوں کے ہاتھ میں دے کر کے اہلِ سنت والجماعت کے خلاف دُشمنوں کو آپ یہ ایٹم بم اور یہ جوہری بم آپ اُن کو فراہم نہ کریں، یہاں تک تھی بات حضرت کی، اور اُس کے بعد ''مدعی سُست گواہ چُست''۔ اب آئے دوسرے علما، پورے علما کی مارکیٹ میں جو علمائے محققین ہیں، مشائخ حدیث ہیں، اور شیوخ تفسیر ہیں، جو حضرات تفاسیر پڑھاتے ہیں مُفسِّرین مُحدِّثین کسی نے بھی مولانا کی تائید نہیں کی۔ ''جَـــــامِـــــعَۃُ الـرَّشِید'' کا ایک ''قدوری مفتی''، اور حدیث کی کتابیں شاید غریب نے دیکھی بھی نہ ہوں، اور وہ چنانچہ فرماتے ہیں:

''مولانا نے جو واقعہ بیان کیا ہے اُس کی سَنَدی بحث میں ہم جانا چاہتے نہیں، بات لمبی ہو جائے گی''۔

تجھے چیلنج ہے تُو زور لگا لے، سال چاہ تجھے مُہلت ہے، دو سال کی مُہلت، تین سال کی، تُو اس کی سَنَد نکال لے، ایسا نہیں ہے کہ "**جامعةُ الرَّشِید**" کے اندر اس کی سَنَد چُھپی ہوئی ہے، اور ہم لوگ اِس سے اندھے ہیں، اور اِس سَنَد کو آپ "**جامعةُ الرَّشِید**" سے اُٹھا کر کے لائیں گے، سَنَد آپ دِکھائیں، لیکن تیرے بس کی بات نہیں۔ اور پھر خوفِ خُدا کو ایسے نظر انداز کیا ہے بالائے طاق رکھ کر کے، خُدا کا خوف اور اللہ کی خشیت خُدا ترسی تو بالکل نہیں، نبی کی حیثیت کچھ بھی نہیں، چونکہ مولانا طارق جمیل کو شاید واہ واہ کرنے والے کچھ لوگ موجود ہیں، اِس وجہ سے مولانا کے حق میں کہہ رہا:

"فضائل میں اِس قِسم کی روایتیں چل جاتی ہیں فضائل میں مُحدِّثین کی ایک لمبی بحث ہے فضائل میں"۔

خُدا کا خوف کرو، شرم آنی چاہیے تُجھے، یہ فضائل ہے یا یہ رذائل ہے؟ نبی کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھایا گیا، اور مصر کے بازار میں گھمایا گیا، یہ فضائل ہے یا رذائل میں سے ہے؟ تجھے فضیلت، غیرِ فضیلت۔ پھر کہتا ہے کہ فضائل میں حدیثِ ضعیف بھی چل جاتی ہے، یہ کوئی حدیث ہی نہیں ہے، حدیث تو کہتے ہیں:

"**ما أضيفَ الى النبي صلى الله عليه وسلم مِن قولٍ، أو فعلٍ أو تقريرٍ، أو وصفٍ خُلقيّ أو خِلقيّ**"۔

تجھے پتہ بھی نہیں ہے کہ حدیث ہوتی کیا ہے، یہ حدیث کہاں ہے؟ یہ تو ایک شخص کی رائے ہے، اور منقطع بالکل روایت ہے، اس کی بنیاد ہی نہیں ہے۔ "**قال وهب وغيـــــره**"۔ اس غیر کی بھی تعیین کر لینا، ہم سَنَد کی بحث میں جانا نہیں چاہتے، بتاتا ہے کہ گویا کہ میں سَنَد کا علم رکھتا ہوں، لیکن اِس بحث میں مَیں جانا نہیں چاہتا۔ تُو جا، اور ایک تو یہ ہے کہ جو سَنَد اور حدیث تفسیر سے بالکل غریب، یوٹیوب مفتی، یہ ان چیزوں سے بالکل ناواقف ہے، یہ ثانیہ پڑھانے

کے بھی قابل بھی نہیں ہے،اور پورے علما لاکھوں علما میں مولانا کو یہی ایک دانہ یہ ملا،اور ایک آپ کو ایک انجینئر ماسٹر ملا محمد علی مرزا، اور میں ایک جگہ مہمان تھا،تو میں نے محمد علی مرزا کا حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کے بارے میں سُنا کہ:

''کبھی کبھی بعض قرآن میں ایسے مواقع آجاتے ہیں کہ آدمی وہاں کچھ کہہ بھی نہیں سکتا۔کبھی نبی کو بھی شک ہوجاتا ہے۔اور نبی کہتا ہے:اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ۔ کَیفَ یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ۔حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلاۃُ وَالسَّلام کہتے ہیں:کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی۔کَیْفَ شک کے لیے آتا ہے''۔

بد بخت تو کچھ بھی نہیں،نہ ''اُولی'' نا ''ثانیہ'' نا ''ثالثہ''،اور عبارت ایک سطر کبھی بھی عربی عبارت وہ پڑھے گا بھی نہیں،حدیث کی عبارت پڑھے گا نہیں،زیر زبر لگا کرکے دے دو گے اِس مرزا صاحب کو تو اِس کو تب بھی عبارت نہیں آتی،امام زُہری کی ایک روایت پڑھ رہے تھے،پتہ نہیں کس طرح جرأت کی:فِیْمَا بَلَغَنَا عَنِ الزُّھری ۔فِیْمَا بَلَغنَا ۔اور وہ کہہ رہا ہے:فِیْمَا بَلَغْنَا عَنِ الزُّھری ۔فِیْمَا بَلَغْنَا عَنِ الزُّھری۔باقی مَاشَاءَ اللّٰہ تعلیم یہ ہے'' Ninty Five''،''Ninty Six''۔بس یہ انگریزی کے چند الفاظ استعمال کر کے اور جو سُننے والے لوگ ہیں،جو فقہ سے،اُصولِ فقہ سے،حدیث سے،اُصولِ حدیث سے،تفسیر سے،اُصولِ تفسیر سے،اِن علوم سے جو بالکل نابلد ہیں،وہ اِس طرح ہی ہیں کہ ''Ninty Five''،''Ninty Six''،'' Ninty Seven''اِس قسم کے الفاظ ان کے سُن کر کے سمجھتے ہیں ہمارے معاشرے میں کہ یہ تعلیم یافتہ ہیں،کچھ بھی پڑھے ہوئے نہیں ہیں،آج زمانہ تو جاوید غامدی جیسے لوگوں کے،جو گمراہ قسم کے لوگ ہیں،اِنہی کا زمانہ آگیا ہے۔مولانا سے میری گزارش ہوگی،اپیل ہوگی اللہ کے لیے اِس قسم کے ماسٹروں کو ساتھ نہ

رکھیں، اِس قِسم کے ماسٹر اور فوٹو اسٹیٹ، اور ایک مفتی صاحب ہے ملتان کا قندیل مفتی(۴)۔ اُس کا بھی، اُن کی بھی دھمکی آ گئی، کیا اہلِ علم اور مسلمان اور تبلیغی جماعت والے نازاں ہوں، خوشیاں منائیں، اور ہمارے مسلمان کہ مَـاشَـاءَ اللّٰہ حضرت کی حمایت کرنے والے کتنے کتنے بڑے بڑے علما۔

گزارش اہلِ تبلیغ سے، تبلیغی جماعت میری ہے، اہلِ تبلیغ سے اور مسلمانوں

---

(۴) ''قندیل مفتی'' سے مولوی منظور مینگل کا اِشارہ ملتان کے بدنامِ زمانہ مفتی عبدالقوی دیوبندی کی طرف ہے، کیونکہ مفتی عبدالقوی دیوبندی کا ماڈل قندیل بلوچ کے ساتھ اسکینڈل کافی مشہور ہوا تھا۔ بی بی سی اُردو ڈاٹ کام پر ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۷ء کو شائع ہونے والے کالم ''قندیل بلوچ اور مفتی عبدالقوی: کب کیا ہوا؟'' میں ظفر سید نے لکھا ہے:

''جون ۲۰۱۶ء میں ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں مفتی عبدالقوی نے قندیل بلوچ کو کراچی آنے کی دعوت دی۔ اس کے بعد جب ان دونوں کی کراچی میں ملاقات ہوئی تو قندیل بلوچ نے ان کے ساتھ سیلفیاں لیں، جو دیکھتے ہی دیکھتے سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئیں، اور انہیں لاکھوں لوگوں نے شیئر کیا، جب کہ ٹیلی ویژن چینلوں پر انہیں بار بار دکھایا جاتا رہا، ان تصاویر کی وجہ سے مذہبی حلقوں کی طرف سے مفتی عبدالقوی کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا گیا، اور ان کی رُویتِ ہلال کمیٹی کی رُکنیت معطل کر دی گئی''۔

اس اسکینڈل کے منظرِ عام پر آنے کے بعد ۲۴ نیوز چینل پر ''کھرا سچ'' نامی پروگرام میں مفتی عبدالقوی اور ماڈل قندیل بلوچ کو بُلایا گیا، جس میں قندیل بلوچ نے مفتی عبدالقوی کے ساتھ ہونے والی اس ملاقات کی ''تفصیلات'' بیان کیں، اور انکار کرنے پر مفتی عبدالقوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

''مفتی صاحب! آپ پہ لعنت، آپ پہ بے شمار لعنت مفتی صاحب! آپ کوئی مفتی نہیں، آپ جھوٹے مفتی ہیں، ہزار بار لعنت ہو آپ کے اُوپر، خُدا کا قہر برسے گا آپ کے اُوپر، آپ کُھلّم کُھلّا جھوٹ بول رہے ہیں، آپ کو شرم آنی چاہیے''۔

یوں مفتی عبدالقوی دیوبندی کے تعلقات ماڈل قندیل بلوچ کے ساتھ کشیدہ ہو گئے، اور کچھ دن بعد (۱۵ جولائی ۲۰۱۶ء کو) قندیل بلوچ کو اپنے گھر میں سوتے ہوئے گلا دبا کر قتل کر دیا گیا، قندیل بلوچ اور مفتی عبدالقوی کے متعلق یہ تفصیلات انٹرنیٹ پر موجود ہیں۔

(میثم قادری)

سے میری زارش ہے کہ مولانا کولگام دے دیں، اوراُن کے اِس قسم کے چیلوں کولگام دے دیں،ہاں تبلیغی جماعت سے ہٹ کر کے ہماری اِس مقدس پاکیزہ جنگ،ہم اگرتبلیغی جماعت کی تائیدنہیں کریں گے، اوراُس کا یہ ہے کہ دفاع نہیں کریں گےتبلیغی جماعت سے،تو کون کرے گا؟۔اس لیےتبلیغی جماعت میری ہے، میرے اکابرین نے شروع کی ہے، میں ہی اس کاوارث ہوں، اوربنوری ٹاؤن اس کا وارث ہے،''دارُالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک''اِس کاوارث ہے،''دارُالعلوم دیوبند''اس کاوارث ہے، ''مظاہرالعلوم،سہارنپور''اس کاوارث ہے،اِس قسم کےلوگ نہیں ہوں گےجوعیاشیاں کرکےتبلیغی جماعت یہ ہےکہ آپ کے ہاتھ میں دے دیں گے۔اُمتِ مسلمہ سےمیری گزارش ہے کہ اِس قسم کے واقعات پرلیکن نگاہ رکھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ پاکتنے رہے ہیں اُورکھوکتنے رہے ہیں، کتنے پار ہے ہیں، کتنے کھور ہے ہیں۔آپ کی زبان سے،آپ کادل تھایاپتھرتھا؟ کیسےنکلاکہ نبی کامنہ کالاکیاگیا؟۔جب کتاب میں اِتنی سی بھی جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے،جھوٹی روایت میں بھی نہیں ہے۔اور یہ''**جامعةُ الرَّشید**''والامفتی کہتاہے:

''امام رازی نے بھی لکھاہے،اور''تفسیر کبیر''میں بھی موجود ہے''۔

امام رازی کوئی اور ہے؟۔تفسیر کبیراور؟۔اب تُو ناک اپنارَگڑلے،رَگڑلےاس حوالے کونکال لے کہ امام رازی سے الگ دکھادے،''تفسیر کبیر''سے الگ یہ ہے کہ دکھادے،اگرآپ کے پاس موجودہے۔ اللہ تعالیٰ ہوش عطافرمائےہمیں،اللہ ہمیں بصیرت عطافرمائے۔اس کے بعداگرمسئلہ ہوگا، اورایک دھمکی اوربھی''**جامعةُ الرَّشِید**''کے اِس مفتی نے دی ہے کہ:

''مولاناکاایک ویڈیوآیاہے جس میں قرآن کی توہین ہوگئی، مسجدکی توہین ہوگئی، مولانانے جوتفسیر پڑھایاقرآن کی توہین ہوگئی''۔

یہ میں عبارت آپ کو سُنا لیتا ہوں۔ یہاں استمناء بالید میں ترجمہ نہیں کرتا، استمناء بالید، استخفاف بالید، استخفاف بالید، استمناء بالید کی حُرمت پر علمانے جو استدلال کیا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ۔

وقد استدلّ الامام الشافعی رَحِمَهُ اللّٰه ومن وافقه علی تحریم الاستمناء بالید بهذه الآیة الکریمة۔

یہ ''تفسیر ابنِ کثیر'' ہے، اور جلد نمبر اس کی پانچ ہے، صفحہ نمبر نو ہے، سورۃ المُؤمِنُوْن ہے۔ سورۃ المُؤمِنُوْن کے اندر یہ موجود ہے، آپ اس عبارت کو دیکھ لیں، سب سے بڑے گستاخ امام شافعی کو کہہ دیں، اور یہ فتویٰ دے دیں کہ مسجد میں یہ چیز پڑھانے کی اجازت ہے یا نہیں، اور یہ بھی بتا دیں کہ:

وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰه۔

فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰه، فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰه یہ تو عزیمت ہے۔ **وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا**۔ اگر کوئی گالی دے رہا ہے اُس کا جواب اگر میں مسجد میں دیتا ہوں، دے سکتا ہوں یا نہیں؟۔ اور یہ بھی فتویٰ دے دیں: ''اُمْصُصْ ببظر اللات'' جو بخاری، جلد اوّل کے اندر صلح حدیبیہ میں موجود ہے۔ ''کذبت استاه بنی مروان''، یہ بھی ''بخاری'' کے اندر موجود ہے۔ فتویٰ عنایت فرمائیں، اور حضرت اُم سلمہ کا وہ سوال: **اِنَّ اللّٰه لا یستحی مِنَ الْحَقِّ، فَهَل عَلَی الْمَرْأَةِ مِن غُسْلٍ اذا هیَ احتَلَمت؟۔ قَالَ: نَعَم اذا هی رَأَتِ المَاء**۔ یہ فتویٰ دے دیں یہ چیزیں مسجد میں پڑھانے کی اجازت ہے یا نہیں ہے؟ مجھے لگتا ہے کہ نہ تُو فتویٰ کا لفظ جانتا ہے، نہ یہ کہ حدیث کی کتابیں یہ ہے، بس اِس طرح یوٹیوب پہ آ کر کے پھر لوگوں کی ہے کہ ہمدردیاں، اور لوگوں کو منوایا ہے کہ کچھ لوگ کہ جی میں مفتی

ہوں، مفتی تو افتـــاء سے تو پھر نہیں ہے، پھر مفت کے آپ مفتی ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو ہوش عطا فرمائے، اور خُدا پاک ایمان کا وہ سرمایہ بھی آپ کو دے دے کہ آپ انبیا کے مقابلے میں مولانا طارق جمیل کی اِن خرافات کی طرف داری کر رہے ہیں، اللہ ان علما کو بھی انبیا کی محبت نصیب فرمائے۔ مولانا ہمیں محبوب ہے، لیکن اللہ کی قسم انبیا کے مقابلے میں کوئی محبوب نہیں ہے، تبلیغی جماعت کے مقابلے میں ہمیں کوئی محبوب نہیں ہے، تبلیغی جماعت ہماری جماعت ہے، جماعت کے مقابلے میں جیسے بال کو آٹے سے نکال کر کے پھینکا جاتا ہے اسی طرح ہم یہ ہے کہ مولانا کو باہر کر دیں گے۔ خیر اگر مجھے اس کی اجازت دے دیں تبلیغی جماعت کو ٹکڑے کرنے والا پاکستان کا الگ، ہندوستان والی جماعت اس میں بھی بنیادی طور پر مولانا بالکل Involve (یعنی شامل) ہے، مولانا طارق جمیل۔ اِنْ شَاءَ اللّٰه اِس کا ثبوت بھی میں دے دوں گا، اِس جماعت کو کس کی نظرِ بد لگ گئی، یہ بھی مولانا ہی نے کی ہے۔ باقی مولانا کی علمی لغزشات، اگر اجازت دے دیں گے مولانا معذرت کریں، میں نے پہلے سب سے پہلے دو تین مہینے پہلے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ مولانا اللہ کے لیے نبی سے معافی مانگیں، اللہ سے معافی مانگیں، بس بات ختم ہوگئی۔ اِس قسم کی من گھڑت باتیں بیان کرنے کی یہودیوں کی روایت، پورا قرآن، اور پوری ''بخاری''، ''مسلم شریف''، احادیثِ صحیحہ یہ سب ختم ہوگئے؟ بس اب یہودی روایت یہ ہے کہ بیان کر کے، اِس سے اب ایک زمانہ ہوتا تھا کہ مولانا کی تشکیلیں ہوتی تھیں، اب تو مَـــاشَـــاءَ اللّٰه، سلسلہ یہ شروع ہو گیا، توبہ توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه، ''مَاشَاءَ اللّٰه'' تو لفظ میں نے غلط کہہ دیا، اب مسئلہ ہے کہ مولانا کا بیان شروع ہوتا ہے بعضے مجلسوں میں، عمران خان کی مجلسوں میں، تالیوں سے خواتین کی موجودگی میں۔ شروع بھی تالی سے

آپ کی تبلیغ ہوتی ہے اور ختم بھی ہوجاتی ہے تالیوں پر۔اور پھر یہ ہے کہ مولانا کبھی نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چہرۂ مبارک کو تشبیہ دیتا ہے جن خواتین کے چہروں کے ساتھ۔مولانا توبہ کرلے اِن باتوں سے، یہ سارے بیانات لوگوں کے پاس موجود ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خوف نصیب فرمائے، خشیت نصیب فرمائے، باقی حضرت اقدس کا میں نے بیان بھی سُنا:

''فقہی درسی کتابوں کے ماہر کو عالم کہا جاتا ہے، ارے یہ عالم نہیں ہے، یہ کتاب دان ہے۔عالم وہ ہوتا ہے جو نبی کی سیرت کو اپنا کے چلتا ہے، اور اپنے اللہ کو پہچانتا ہے، عالم اُسے تھوڑا ہی کہتے ہیں جو بخاری شریف پڑھائے، بخاری تو کفّار بھی پڑھا رہے ہیں، امریکہ میں جا کے دیکھو ڈگریاں دے رہے ہیں''۔

حضرت فرما رہے ہیں میں ایسے لوگوں کو عالم ہی نہیں مانتا، عالم ہی نہیں مانتا، جن میں کوئی اَخلاق ہی نہیں ہیں۔جی اَخلاق یہی ہے، اللہ پر جھوٹ بولا جائے، نبیوں پر جھوٹ بولا جائے، نبیوں کی گُستاخی بھی کی جائے، دُشمن اور یہودیوں کی روایتیں کُھل کر کے کُھلے دِل سے بیان کردیں، رافضیوں اور بدعتیوں کے پاس جا کر کے بدعتیوں سے دستار بندی کرائیں۔مَن وقَّر صاحبَ بدعةٍ فقد أعَانَ علی ھَدمِ الاسلَام ۔اِس روایت کا ترجمہ صرف کر کے اُمت کو سُنا دیں کہ بدعتیوں کے اِس وقت یہ ہے کہ احترام کرنے والا سب سے زیادہ آپ سے بڑا تو کوئی بھی اس وقت ہمیں اپنی لائن میں اور اپنے مسلک میں کوئی بھی عالم نظر نہیں آرہا، یہ آپ ہی کر رہے ہیں۔اگر نبی کی سیرت یہی ہے کہ نبی پر جھوٹ بولا جائے، انبیا کی گُستاخی کی جائے، اور یہودیوں کی روایتوں کو برملا بیان کیا جائے، یہ اگر سیرت ہے تو پھر آپ کو مبارک ہو، یہ سیرت آپ ہی نے پڑھی ہے۔ باقی آپ ہمیں عالم نہ کہیں، ہمیں ہزاروں نہیں

لاکھوں، ہزاروں اپنے علما شاگرد ہیں، آپ سے سٹیفکیٹ لینے کی ضرورت بھی نہیں ہے، طالبِ علم ہی سمجھیں اور اگر طالبِ علم بھی نہیں سمجھتے، باقی یہ ہے کہ جی اخلاق ہی نہیں ہے محتاج ہیں ہم جی، بالکل اگر کمی ہے اخلاق کی، مجھے اللہ کی بارگاہ میں جانا ہے، مجھے محمد رسول اللہ کی رفاقت چاہیے، اللہ مجھے اخلاق نصیب فرمائے، میری کمزوری کوتاہیوں سے اللہ درگزر فرمائے، اگر کہیں میرے کسی جملے میں کہیں گستاخی ہوگئی ہے، میں اِس سے پہلے اگر کسی انسان کی گستاخی کی ہے کسی مسلمان کی، اُس سے بھی معافی چاہتا ہوں۔ تو پھر یہ کہ چہ جائے کہ نبیوں سے معافی نہیں چاہوں گا؟ لیکن تُو بھی اپنے پَر، ذرا جو ہے نا، اپنے پَروں سے اُڑنے کوشش نہ کر، اپنے پَروں کو بھی کاٹ دے، آپ بھی اُمت سے معافی مانگ، ہمارا کام صرف یہی تھا کہ آپ کو یہ بتلانا تھا کہ آپ ہمیں محبوب ہیں، لیکن انبیا کے مقابلے میں شاید یہ کہ ہم آپ کو ترجیح نہ دیں، بات صرف اتنی سی ہے:

اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُنِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔

اگر یہ چیزیں تمہارے آبا، تمہاری اولاد، تمہارے کنبے، اور تمہاری بیویاں، تمہارے مال پراپرٹی جائیداد، یہ تمہیں اللہ رسول کے مقابلے میں، انبیاء کے مقابلے میں اگر محبوب ہوں، اللہ کے عذاب کے لیے تیار رہو۔ ہم اللہ کے عذاب کو برداشت نہیں کرسکتے، جو مولوی آپ کا ساتھ دے دے، اور آپ کی اِس قسم کی من گھڑت روایت میں تائید بھی فرمائے، اب میں دیکھتا ہوں کہ "جامعۃُ الرَّشید" سے اِس روایت کی سَنَد کب آتی ہے، اِنْ شَاءَ اللّٰہ میرے مَرنے تک تو بالکل یہ کہ جب تک میں زندہ ہوں یہ مفتی

صاحب تو یہ نہ سَند پیش کر سکے گا، اور یہ بھی بتا دیں کہ فضائل ہیں، فضائل میں بیان فرمار ہے، مَاشَاءَ اللّٰہ۔ نبی کی اِس طرح یہ ہے کہ توہین کرنا، اور گستاخی کرنا یہ آپ کے ہاں انبیا کے فضائل میں داخل ہے۔ مبارک ہو آپ کو، مبارک ہو، لیکن توبہ کرلو اور پہلے سے تجدیدِ ایمان بھی کرلو، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہدایت نصیب فرمائے۔ وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہ"۔

حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مولوی طارق جمیل کا منہ کالا کردیا، بہت سے دیوبندی علمانے اِس گستاخی کا رَدّ کرنے کی وجہ سے میری مخالفت اور مولوی طارق جمیل کی حمایت کی، میری دُشمنی کی وجہ سے نبی کی مخالفت کی، اللہ نے اُن کو رُسوا کردیا:

مولوی منظور مینگل دیوبندی

(۴) مولوی منظور مینگل دیوبندی اور اُن کے جامعہ صدیقیہ، کراچی کے آفیشل یوٹیوب چینل "Yaqeen Media" پر 14 جون 2023ء کو اُن کا (30:35 دورانیہ پر مشتمل) ایک ویڈیو بیان اَپ لوڈ کیا گیا ہے، جس کا عنوان ہے:

"مجھے بدنام کردیا کہ میں گالیاں دیتا ہوں، ایران میں بھی جیت کرآیا، سامنے آکر اعتراض نہیں کرتے"۔

اِس بیان میں مولوی منظور مینگل نے اپنے ہی فرقہ کے دیوبندی علما کا خوب رَدّ کیا ہے، دیوبندی علما کے دست وگریبان کا نظارہ کرنے کے لیے یہ سارا بیان سُننے سے تعلق رکھتا ہے، اب اصل موضوع کی طرف آتے ہیں۔ پیچھے آپ ملاحظہ کرآئے ہیں کہ مولوی منظور مینگل نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا شدید رَدّ کیا ہے، اِس نئے ویڈیو بیان میں بھی مولوی منظور مینگل نے

اس گستاخی کی وجہ سے مولوی طارق جمیل کا رَدّ کرتے ہوئے کہا ہے:

''ہمارے ایک بہت بڑے عالم نے، اُنہوں نے کہا کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام جب جیل میں گیا تو اُس کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا گیا تھا۔ میں نے اُس پر ٹوکا کہ یہ موضوع روایتیں ہیں، جھوٹی روایتیں ہیں، نبی کا منہ کالا نہیں ہوگا، خُدا تیرا منہ کالا کرے گا، اور کر دیا اللہ نے منہ کالا کر دیا۔ اُس پر بھی علما نے مجھے کوسا، اُس کی طرف داری کر کے، خُدا ترسی ختم ہوگئی، مجھے ڈانٹنا شروع کر دیا بہت سے علمائے سُوء نے اُن کی جانب۔ اندازہ کریں کہ میری دُشمنی نے نبی کی مخالفت پر بھی اِن کو آمادہ کر دیا کہ مجھ سے اِتنی دُشمنی اُس میں، انبیا کی دوستی بھی انہوں نے چھوڑ دی، اور اُس مولوی کی طرف داری کی کہ جو کہتا ہے کہ نبی کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا گیا تھا، چنانچہ اسرائیلی روایتیں، اس پر میں نے ٹوکا، چلتے چلتے اِس پر بھی خُدا پاک نے اِن کو رُسوا کر دیا''۔

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی عزّت کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے: مولوی اقبال رنگونی دیوبندی

(۵) ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی کے معتمد ساتھی مولوی اقبال رنگونی دیوبندی نے مولوی طارق جمیل کی جانب سے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی کی مذمت میں ایک مقالہ لکھا ہے، جو کہ درج ذیل ہے:

''انبیاے کرام کے متعلق گفتگو میں احتیاط کیجیے۔ قرآنی واقعات کو ڈرامائی انداز میں بیان کرنے سے اجتناب کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وسلام علی عبادہ الَّذین اصطفٰی۔ امابعد:

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں سب سے افضل و برتر اور سب سے اَشرف و اَکرم حضراتِ انبیاے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام ہیں، انبیاے کرام خُدا اور بندوں کے

درمیان واسطہ اور ذریعۂ ہدایت ہیں، ان پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ ان کی اطاعت کرنا، ان کی عزّت کرنا اور ان کا ہر حال میں اکرام واحترام کرنا بھی ضروری ہے، اور ان کے بارے میں ایسا لفظ بولنا، یا ایسا عمل اپنانا، جس سے ان کے اَدب واحترام میں کمی ہو، جائز نہیں، اور بے حرمتی اور گستاخی کرنے والا شخص اگر مسلمان ہے تو وہ اُسی وقت دائرۂ اِسلام سے باہر نکل جاتا ہے۔ سو ضروری ہے کہ واعظین اور مبلغین انبیا کے بارے میں قولاً وعملاً ایسا انداز اختیار نہ کریں جس سے ان کی شان اور مقام میں ذرا بھی بے اَدبی کا پہلو نکلتا ہو۔ اسلام کسی صورت میں اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خُدا کے کسی پیغمبر کے بارے میں کوئی بے اَدبی سے لب کشائی کرے اور ان کی عزت سے کھلواڑ کرے۔

گزشتہ دِنوں راقم الحروف کو برطانیہ کے ایک اُردو چینل پر پاکستان کے ایک مشہور اور آزاد مُبلّغ کا خطاب سننے کا اتفاق ہوا، موصوف اللہ کے جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کر رہے تھے، دورانِ خطاب اُنہوں نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق ایک ایسی بات کہہ دی جسے سُن کر یہ یقین نہیں ہوتا کہ ایک مسلمان اللہ کے ایک پیغمبر کے بارے میں یہ بات کیسے کر رہا ہے؟ اور اسے یہ بات کہتے ہوئے ایک لمحہ بھی خوفِ خُدا کیوں نہ آیا؟

مُبلّغ موصوف کے الفاظ اسی کی زبانی ملاحظہ کیجیے، یاد رہے کہ یہ تقریر ۱۴ نومبر ۲۰۱۷ء کی ہے، جو "الحسنین ٹی وی" پر نشر ہوئی تھی، بعد ازاں برطانیہ کے ایک ایشیائی چینل نے اسے نشر کیا ہے، مُبلّغ موصوف کہتا ہے:

"یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کے ظلم کی وجہ سے چالیس سال ان کو دَربدر رہنا پڑا، گھر سے جُدا رہے، پھر تہمت لگی، زلیخا نے تہمت لگائی، پھر وہ جب عورتوں میں بھی بات پھیل گئی کہ مجرم تو یوسُف نہیں، مجرم تو زلیخا ہے، تو (عزیزِ مصر کی بیوی

کی) تھوڑی بدنامی ہونے لگی، تو اُنہوں نے یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو گدھے پہ بٹھا کے، منہ کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگوایا، اور پیچھے اعلان کروایا کہ: هٰذَا جَزَاءُ مَنْ اَرَادَ بِسَیِّدِهِ سُوْءً۔ ''جو اپنے آقا سے بُرائی کرے، اس کی یہ جزاء ہے''۔الخ۔''

پیشِ نظر رہے کہ موصوف کی یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے، قرآنِ کریم صرف اِتنا بتاتا ہے کہ امْرَاَۃُ الْعَزِیْزِ نے کہا کہ اگر یوسُف نے میری بات نہ مانی، تو اسے قید میں ڈال دیا جائے گا۔ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی بات نہ مانی، اور نہ آپ مان سکتے تھے، چنانچہ آپ کو قید میں ڈال دیا گیا اور بس۔ قرآنِ کریم کی کسی آیت سے بھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان لوگوں نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ وہ معاملہ کیا جس کا ذکر مبلغ موصوف نے ڈرامائی انداز میں کیا ہے، جب قرآنِ کریم نے کوئی ایسی بات نہیں کہی، اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے بھی کہیں اس کا ذِکر نہیں کیا، تو آپ ہی بتائیں کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ تصویر کشی کیا آپ کی عزّت سے کھلواڑ کرنا نہیں ہے؟

ایک شُبہ کا اور اس کا اِزالہ: کوئی شخص اس غلط فہمی میں نہ رہے کہ یہ بات صرف موصوف مُبلّغ نے نہیں کہی، یہ بات تو تفسیروں میں بھی ملتی ہے۔

جواباً گذارش ہے کہ قرآن کی جن چند تفسیروں میں یہ بات منقول ہے وہ سب کی سب بلا سَنَد منقول ہیں۔ علامہ ابن أبی زَمَنِیْنؒ (۳۹۹ھ) نے اسے ''کلبی'' سے نقل کیا، اور محمد بن سائب کلبی کا حال اہلِ علم پر مخفی نہیں ہے، اور پھر اس میں بھی وہ بات نہیں ہے جو مولانا طارق جمیل صاحب نے اللہ کے ایک نبی کے بارے کھلے عام کہی ہے۔

(۱) علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں جناب وھبؒ سے یہ بات نقل کی ہے،

مگر افسوس کہ وہ بھی اس طرح نہیں، جس طرح مُبلّغ موصوف نے بتائی ہے:

قالَ وھبٌ وغیرہ: حُمِلَ یُوسُفُ الی السِّجنِ مقیداً حمارو طیفَ بہ (ج۹، ص۱۴۴)

"وھب اور کسی اور نے بھی کہا ہے کہ حضرت یوسُف کو قید کر کے جیل میں لایا گیا، اور اسے شہر میں گھمایا گیا۔"

علامہ قرطبیؒ نے جو قول نقل کیا ہے اس پر بھی کچھ سوالات اُبھرتے ہیں، جن کی تحقیق ضروری ہے۔

(۱) جناب وھبؒ کون ہیں؟ اس کا پتہ نہیں چلتا۔ اگر مراد وھب بن منبہؒ (۱۱۴ھ) ہیں تو ان (کے اور علامہ قرطبی) کے درمیان پانچ سو سال سے زائد کا فاصلہ ہے، اتنے طویل فاصلے پر کہی گئی بات کیسے صحیح تسلیم کرلی جائے۔

(۲) جناب وھبؒ نے یہ بھی نہیں بتایا کہ اُنھوں نے یہ بات کس سے سُنی ہے، اَور نہ علامہ قرطبی نے اس کی کوئی سَنَد بیان کی ہے، اور نہ ابنِ عطیہ نے یہ بات سَنَداً لکھی ہے، اور "تفسیر ابنِ عباس" میں بھی اِس بات کا کہیں ذِکر نہیں ملا۔

(۳) علامہ قرطبیؒ نے جناب وھبؒ کے ساتھ وغیرہ بھی لکھا ہے، یہ وغیرہ کون ہیں ان کا بھی پتہ نہیں چلتا، اَور نہ کہیں انہوں نے تفسیر میں جناب وھبؒ کے علاوہ کسی دوسرے نام کا ذِکر کیا ہے۔

جناب وھبؒ کا قول اگر کہیں سَنَداً مِل بھی جائے، اور اسے دُرُست بھی مان لیا جائے، تو بھی ان کے قول اور مُبلّغ موصوف کے بیان میں بنیادی فرق ہے، مبلغ موصوف کہتے ہیں کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کا منہ کالا کر کے (مَعَاذَاللّٰہ) لے گئے (اِسلام اللہ کے کسی پیغمبر پر ایسی آلودگی نہیں آنے دیتا جو ظاہراً اس قدر قابلِ نفرت ہو) مگر اِس قول میں اس کا کہیں اَتہ پتہ نہیں،

اللہ کے نبی کے بارے اِس قسم کی بے بنیاد اور جھوٹ پر مبنی باتیں کس طرح کہی جاسکتی ہیں؟ اور پھر مسلمانوں کے مجمعِ عام میں خُدا کے نبی کی اس طرح کی خوفناک تصویر کشی کیا جُرم نہیں؟ اور کیا خُدانخواستہ کہیں اس پیغمبر کی بے ادبی تو نہیں؟

(۴) جناب وھبؒ یا کسی اور کا قول اگر کسی درجہ میں دُرُست بھی مان لیا جائے تو اس کا مطلب صرف اِتنا ہے کہ جب ایک خاص مصلحت کے تحت یہ فیصلہ کرلیا گیا کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کو قید میں رکھنا ہے، تو آپ کو اس زمانہ کی سواری پر بٹھا کر شہر سے باہر لے جایا گیا اور قید میں ڈال دیا گیا، اس کی یہ تصویر کشی کرنا کہ جس طرح کسی مجرم کو بے عزّت اور رُسوا کرنے کے لیے برسرِ عام گلی گلی پھرایا جاتا ہے، حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کو اسی طرح پھرایا گیا، دُرُست نہیں معلوم ہوتا، چاہے اس کا کہنے والا کوئی ہو۔ ہم یہ بات اس وقت تسلیم کرتے جب قرآن نے کہا ہو کہ عزیزِ مصر بھی حضرت یوسُف کو مجرم سمجھتا تھا، جب قرآن نے یہ بات واضح کردی کہ عزیزِ مصر نے حضرت یوسُف کی بجائے اپنی ہی بیوی کو مجرم جانا، اور ''اِنَّکِ کُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ'' کہہ کر حضرت یوسُف کی پاکدامنی کا اعتراف کرلیا، تو پھر ہم یہ بات کیسے مان لیں کہ اس نے حضرت یوسُف کو بے عزّت کرنے کے لیے یہ سارا ڈرامہ رچایا تھا۔

حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہاریؒ لکھتے ہیں:

''جب پیراہنِ یوسُف کو پیچھے سے چاک دیکھا تو عزیزِ مصر نے اصل حالت کو بھانپ لیا، مگر اپنی عزّت وناموس کی خاطر معاملہ کو ختم کرتے ہوئے کہا: یوسُف سچے تم ہی ہو، اور اس عورت کے معاملہ سے درگزر کرو، اور اس کو یہیں ختم کردو، اور پھر بیوی سے کہا: یہ سب تیرا مکروفریب ہے، اور تم عورتوں کا مکروفریب بہت ہی بڑا ہوتا ہے، بلاشُبہہ تُو ہی خطا کار ہے، لہٰذا اپنی اس حرکتِ بد کے لیے

اِستغفار اور معافی مانگ ۔‘‘

(قَصَصُ القُرآن، ج۱،ص۲۹۴)

آپ آگے چل کر لکھتے ہیں:

’’بہر حال عزیز پر چونکہ حضرت یوسُف کی صداقت ظاہر ہو چکی تھی، اس لیے اس نے نہ چاہا کہ یوسُف کو کسی قسم کی گزند پہنچائے ،عزیز نے حضرت یوسُف کی صداقت کی تمام نشانیاں دیکھنے اور سمجھ لینے کے باوجود اپنی بیوی کی فضیحت و رُسوائی ہوتی دیکھ کر یہ طے ہی کرلیا کہ یوسُف کو ایک مُدَّت کے لیے زندان میں بند کر دیا جائے تا کہ یہ معاملہ لوگوں کے دِلوں سے محو ہو جائے، اور یہ چرچے بند ہو جائیں،اس طرح حضرت یوسُف کو زندان جانا پڑا‘‘

(ایضاً،ص۲۹۸)

سو،جن حضرات نے اس قسم کے اقوال نقل کیے ہیں وہ سب کے سب بلا سَنَد ہیں،اس لیے ان کی بات کسی صورت لائقِ تسلیم نہیں ہے، حضرت عبداللہ بن مبارک (۱۸۱ھ) بہت پہلے کہہ گئے ہیں:

الاسناد من الدین ولولا الاسناد لقال من شاء ماشاء

(صحیح مُسْلِمْ، ج۱،ص۱۵)

حاصل یہ کہ اللہ کے کسی نبی کے بارے میں جب کبھی کوئی بات کہی جائے تو اس میں بہت زیادہ اَدب و احترام اور احتیاط کی ضرورت ہے، سابقہ پیغمبروں کے بارے میں وہی بات لائقِ اعتبار ہوگی جو قرآنِ مجید بتائے، یا خَاتَمُ النَّبِیّٖن حضرت محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے وہ بات پوری صحت و صراحت سے منقول ہو،اور پھر ان واقعات کو اسی طرح بیان کرنے کی اجازت ہے جس طرح وہ منقول ہوں،اس میں خواہ مخواہ اپنی طرف سے پیچ لگانا،اور جاہل عوام کے جذبات اور ایمان سے کھیلنا جائز نہیں ہے۔ لیکن

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مُبلّغ موصوف نے نہ صرف کہ بات کا بتنگڑ بنایا، بلکہ اس میں اپنی طرف سے نہایت ہی قبیح اَلفاظ کا اضافہ کیا، اور حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی تصویر جس رُوپ میں پیش کی ہے اس کا تصور ہی لرزا کر رکھ دیتا ہے۔قرآنِ کریم کے مشہور مُفسِّر علامہ سید محمود آلوسی (۱۲۷۰ھ) نے ''تفسیر رُوحُ الْمَعَانِی ''میں حضرت علامہ فانی کا ایک بڑا اہم ارشاد نقل کیا ہے کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلام چونکہ بشر ہیں اس لیے ان پر بشری احوال کا پیش آنا تو ممکن ہے، مگر ان کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ پیش نہیں آسکتا جو دوسروں کے لیے کراہت اور نفرت کا باعث ہو، جیسے وہ جسمانی طور پر معذور ہوں، بدصورت ہوں، لوگوں کو ان کے پاس بیٹھنے سے کراہت ہوتی ہو۔اللہ تعالیٰ نے بلاشک وشُبہہ انبیائے کرام کو ان تمام عیوب ونقائص سے پاک صاف رکھا ہوا ہے۔

یجوزعلی الأنبیاء عَلَیْہِمُ السَّلام کلّ عَرضٍ بَشريٍ لیس محرماً ولا مکروھاً ولامباحاً مزریاً ولا مزمناً ولا مما تعافه الأنفس ولاما یُؤدّی إلی النفرۃِ (رُوحُ الْمَعَانِی، ج:۱۲،ص:۱۹۹،ش)

اب جبکہ یہ بات واضح ہے کہ مُبلّغ موصوف نے جو بات کہی ہے وہ غلط اور بے بنیاد ہے، تو مُبلّغ موصوف پر لازِم ہے کہ وہ اللہ کے حضور توبہ کریں، اور اس غلط بیانی پر مسلمانوں کے مجمع میں معافی مانگیں، غلط بات کی تشہیر اللہ کو پسند نہیں ہے۔اللہ فرماتے ہیں:

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ ۔

(پ:۱۸۔اَلنُّور:۱۹)

(ترجمہ)''جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں، ان کے لیے

عذاب ہے دَردناک دُنیا اَور آخرت میں، اَور اللہ جانتا ہے اَور تم نہیں جانتے۔"
ہمیں مُبلّغ موصوف سے ایسی بے تکی باتیں کہنے پر اِتنا تعجب نہیں، ڈرامائی انداز میں تقریریں کرنے والے ایسی باتیں کہہ ہی گذرتے ہیں، لیکن اس بات پر زیادہ افسوس ہے کہ وہ ایسی باتیں تبلیغی جماعت کی چھتری میں آکر کرتے ہیں، پھر اَور اَفسوس ان علمائے کرام پر ہوتا ہے جو یہ بات (اور اس قسم کی دیگر بے بنیاد باتیں) سُنتے ہیں اور اس پر ایک کلمۂ نکیر بھی ان کی زبان سے نہیں نکلتا، کیا علمائے کرام، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس حدیثِ پاک سے بے خبر ہیں:

مَن رَأی منکُم منکراً فلیُغیّرہ بیدِہٖ فان لم یَستطِع فبلسَانِہٖ فان لم یَستطِع فقلبہ و ذلک أضعفُ الایمان۔

(صحیح مُسْلِمْ، ج۱، ص۶۹)

جب کسی منکر بات اور کام پر بشرطِ استطاعت ہاتھ سے روکنے سے حکم ہے تو اللہ کے ایک نبی کے بارے میں کہیں ایسی بات کہی جائے تو اسے سُننے کے باوجود خاموش رہنے کے بجائے ان کو توجہ دِلانا اہلِ علم کی ذمہ داری ہے، اور مبلغین کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بات پر ضد کے بجائے علما کی ان باتوں کو قبول کریں اَور اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں۔

فقط۔ محمد اقبال رنگونی عَفَا اللّٰہ عَنہُ"

(زبدۃ الفوائد لتحفیظ العقائد یعنی: بنیادی غلطیاں، صفحہ ۲۰۷ تا ۲۱۳، مطبوعہ ادارہ اشاعت الاسلام، نمبر ۲۶، بلیک برن اسٹریٹ، مانچسٹر۔ Idara Isha,at.ul.Islam,NO;26 (Blackburn Street,Manchester

نوٹ: اس اقتباس میں قوسین میں درج تمام الفاظ اصل تحریر میں موجود ہیں۔
قارئین نے ملاحظہ فرمایا کہ اپنے اس مقالہ میں مولوی اقبال رنگونی دیوبندی نے

لکھا ہے:

۱۔ مولوی طارق جمیل کا بیان حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی اور آپ کی عزت کے ساتھ کھلواڑ ہے۔

۲۔ مولوی طارق جمیل کے یہ الفاظ کہ: ''حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا منھ کالا کیا گیا'' (نَعُوْذُبِاللّٰہ) کسی بھی تفسیر میں منقول نہیں ہیں۔

۳۔ دیوبندی علما، حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں ہونے والی اس گستاخی پر مجموعی طور پر خاموش ہیں، اپنا فرض ادا نہیں کر رہے۔

۴۔ مولوی طارق جمیل کو اپنے اِس گستاخانہ بیان پر سرِ عام توبہ کرنی چاہیے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کرنے پر مفتی محمد سعید خان دیوبندی (خلیفہ مولوی ابوالحسن علی ندوی) کی جانب سے مولوی طارق جمیل کا رَدّ:

(۶) مفتی محمد سعید خان دیوبندی (خلیفہ مولوی ابوالحسن علی ندوی دیوبندی) نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں گستاخی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا رَدّ کرتے ہوئے اپنے ایک ویڈیو بیان میں کہا ہے:

''بچے نے سوال کیا ہے نا کہ اس زمانے میں جھوٹی احادیث ہیں، اُس کا آپ بتا دیں، ابھی تک تو کوئی کتاب لکھی نہیں گئی، یہ ابھی، ابھی ایک بیان آیا ہے مولانا طارق جمیل صاحب کا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب جیل بھیجا گیا تو اُس سے پہلے ان کا منہ کالا کر کے پورے شہر میں پھرایا گیا۔ کہاں یار سَیِّدُنَا یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا، والعیاذُ باللّٰہ، خُدا کے پیغمبر تھے، کس نے آپ سے کہہ دیا کہ اُن کا منہ کالا کیا گیا؟ جھوٹ کسی اور نے لکھا ہے، آپ اسے پبلک کو بتا رہے ہیں، آپ قائد ہیں، ہزاروں آدمیوں کی آپ رہنمائی فرما رہے ہیں، آپ پڑھیں تو سہی نا۔ کوئی حوالہ تو بتائیں کہاں لکھا

ہے؟ مولانا طارق جمیل صاحب کے کئی بیانات (بلکہ صرف) دس سُن لو، اور اُن دس میں جتنی حدیثیں وہ کہتے ہیں سب جھوٹ ہے، بیس سال ہو گئے اس صدی کو، یہ ہماری بات ہزاروں لوگ سُنیں گے، ان بیس سالوں میں اِتنا بڑا جھوٹا، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر جھوٹ اور تہمت لگانے والا ہم نے نہیں دیکھا، جتنے مولانا طارق جمیل ہیں، دس کیسٹیں سُن لو، حدیثیں لے آؤ، ہمارے پاس (نہ آؤ)، حضرت ہی کے پاس جاؤ، کہو حضرت! یہ ذرا حدیث کہاں ہے یہ دکھا دیں؟ پورا ڈھونگ رچایا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے والد، دادا، پردادا، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی چند ایک پشتوں کا ذکر ملتا ہے، طارق جمیل صاحب پورا بیان کرتے ہیں کہ فلاں سے فلاں سے آدم عَلَیْہِ السَّلَام تک پہنچاتے ہیں، اے حضرت! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام تک کہاں پہنچاتے ہیں؟ آپ اسے ثابت بھی کریں، چالیس باپ آپ گنتے ہیں، دادا، پردادا، چالیس پشتیں، چالیس پشتوں میں حضرت عبداللہ سمیت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے والد سمیت ہر ایک کی عمر اگر ایک لاکھ سال بھی مان لی جائے تو دُنیا چالیس لاکھ سال سے زیادہ پرانی ہے۔ اب ان آثار قدیمہ کو کیا کریں گے؟ اب سائنس کی تحقیق کو کیا کریں گے؟ جب یہ جھوٹ ہے تو کیوں آپ لوگوں کے منہ آتے ہیں؟ اگلے جو منکر اور دہریے ہیں وہ کہیں گے: حضرت! دُنیا بنے کروڑوں سال ہو گئے، کس آدم کی بات آپ کرتے ہیں؟ کتنے جھوٹ گنوائیں؟ حضرت رسالت پناہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا نسب یہ ہے، یہ ہے، سب جھوٹ ہے۔

اللہ کہتا ہے تو یہ کر، تو میں یہ کر۔ تو یہ کر کے تو دیکھ میں یہ کروں گا، تو کر کے تو دیکھ یہ میں کروں گا، یہ آٹھ دس جھوٹ گھڑے ہوئے، بڑا پاپولر ہوا، لوگوں نے بینرز اس کے چھاپ دیے، ایک صاحب ہمارے بھی دوست تھے،

اس (بینر) میں لکھ دیا ''مُسْنَدِ اَحْمَد'' میں آیا ہے، میں نے کہا ''مُسْنَدِ اَحْمَد'' یہ پڑی ہے، ذرا نکال دیں، یہ کہاں آیا ہے؟۔ چُپ۔ اس کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جب ہم جیسے لوگوں کے پاس یہ چیزیں آتی ہیں، اور عقلمند، سائنس، یہ وہ جدید پڑھے ہوئے بچے آتے ہیں، کہتے ہیں جی یہ ثابت کریں؟ ہم کہتے ہیں یار یہ جھوٹ ہے، لوگوں کا دِین پر اعتبار اُٹھتا ہے''۔

حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی گُستاخی کرنے پر مولوی مکی حجازی دیوبندی کی جانب سے مولوی طارق جمیل پر فتوائے کفر اور کہہ مکرنی:

(۷) مولوی مکی حجازی دیوبندی سے جب مولوی طارق جمیل کا نام لیے بغیر سوال کیا گیا کہ ایک مولوی نے اپنی تقریر میں یہ کہا ہے کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا منہ کالا کر کے شہر میں پھرایا گیا (نَعُوْذُ بِاللّٰہ) تو اُنہوں نے اس کا جواب دیتے ہوئے کہا:

''کہتے ہیں کہ ایک مولوی صاحب تقریر فرما رہے تھے، اُنہوں نے کہا کہ حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کو جیل میں ڈالنے سے پہلے نَعُوْذُ بِاللّٰہ اُن کا منہ کالا کیا گیا، گدھے پہ بٹھایا گیا، شہر کے چکر لگوائے گئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ، ثُمَّ نَعُوْذُ بِاللّٰہ، لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو اتنا ذلیل اور رُسوا نہیں کرتے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَاد۔ اللہ فرماتا ہے کہ: ''ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں''۔ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کا جیل جانا جو ہے، یاد رکھو! یہ کوئی بطورِ سزا تو تھا ہی نہیں، تمہیں کیوں گدھے پر بیٹھنا پڑ گیا، مولوی کو کسی نے بٹھایا ہو گا گدھے پر، اس لیے اپنا غصہ یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام پر نکال لیا ہے۔ بھئی یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں عزیز

مصر بھی جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہیں یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا ۔''آپ چھوڑیں اس کو''۔ بیوی سے کہا کہ:''وَاسْتَغْفِرِیْ''۔''تم اپنے گناہ کی توبہ کرو''۔ اُس کا تو گناہ ہی نہیں ہے۔ پھر جب عورتوں نے مکر چلایا، تو اب یوسف عَلَیْہِ السَّلَام گھبرا گئے کہ پہلے تو ایک تھی، اب تو کئی میرے پیچھے پڑ گئی ہیں، تو اُنہوں نے خود دُعا مانگی تھی کہ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ۔ کہ یا اللہ! ان کے مکر سے تُو مجھے جیل بھیج دے، وہ بہتر ہے۔ تو یہ تو اُن کی اپنی دُعا تھی، اور دوسرا یہ ہے کہ عزیزِ مصر نے اور اُس کی بیوی نے بھی یہی مشورہ کیا کہ بات پھیلتی جارہی ہے پھیلتی۔ بہتر ہے کہ ہم یوسف کو جیل میں بھیج دیں، وہ تو جانتے تھے کہ یوسف بے گناہ ہے، پھر یوسف عَلَیْہِ السَّلَام جیل میں بھی گئے تو اِتنی شان سے رہے کہ جیلر اور سارا عملہ جو تھا، نا، وہ آپ کا غلام بن گیا، وہیں دو آدمیوں نے آپ سے خواب کی تعبیریں پوچھیں، تو یہ تو اُن کی اپنی ایک مانگی (ہوئی تھی) اسی لیے جب بہت عرصہ گزر گیا، رہائی نہ ملی، تو حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے تہجد کے وقت اللہ سے درخواست کی: یا اللہ! اب تو بہت مدت ہوگئی ہے، میں جیل کی زندگی سے تنگ آ گیا ہوں۔ اللہ نے جبریل بھیجا کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے کہہ دو کہ جیل تو تم نے مانگی تھی کہ ان کے مکر سے بچاؤ، مجھے جیل جانا پسند ہے، اس (وقت) کہہ دیتے ان کے مکر سے بھی بچاؤ، جیل سے بھی بچاؤ، ہم دونوں سے بچا لیتے۔ اس لیے ایسی باتیں کرنا جو پیغمبر کے شان کے خلاف ہو، آدمی کافر ہو جاتا ہے، اِسی لیے علما نے لکھا ہے کہ جیسے مشہور طور پہ مولوی کہہ دیتے ہیں کہ حضرت ایوب کے بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے سر سے پاؤں تک، اور زبان میں بھی وہ کیڑے پڑ گئے، تو اُنہوں نے رو کے کہا کہ اللہ! تیرا نام لے لیتا تھا، اب زبان پہ بھی کیڑے آ گئے ہیں، نام بھی میں نہیں لے سکتا، تو اب اللہ نے حکم دیا۔ یہ بھی غلط

بات ہے، کیڑے پڑنا کوئی اچھی بات ہے؟ جب قرآن نے نہیں کہا، تم نے کہاں سے کیڑے پکڑ لیے ہیں؟ قرآن کہتا ہے: **اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ** ۔ **رَبِّ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ بِنُصۡبٍ وَّعَذَابٍ** ۔ کوئی آپ کو تکلیف ہوئی، لیکن یہ کہنا کہ وہ کیڑے پڑ گئے تھے، غلط بات ہے، اسی لیے علما نے لکھا ہے کہ حضرت یعقوب کو بھی ''اندھا'' نہ کہو، ''اندھا'' کہنا عیب ہے، اور اللہ نے بھی اُن کو ''اندھا'' نہیں کہا، فرمایا: **اَسَفٰی عَلٰی یُوۡسُفَ وَ ابۡیَضَّتۡ عَیۡنٰہُ مِنَ الۡحُزۡنِ** ۔ روتے روتے آنکھیں سفید ہوگئیں (یعنی نور کم ہوگیا) تم ایسی باتیں کہتے ہو، **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن** ۔ آج کل کیا کریں جی، ہر آدمی بن گیا مولوی، جس نے گلے میں کپڑا ڈال لیا، بال شال بڑھا لیے، بس وہ مولوی بن گیا، چاہے اس نے قاعدہ بھی نہ پڑھا ہو''۔

مولوی مکی حجازی دیوبندی کو اپنے مذکورہ بالا بیان کے بعد جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت یوسف **عَلَیۡہِ السَّلَام** کی شان میں مذکورہ بالا گستاخی مولوی طارق جمیل دیوبندی نے کی ہے، تو ان کے منہ سے جھاگ نکلنی شروع ہوگئی، اور نبی کی عزت و ناموس پر پہرہ دینے کے بجائے انہوں نے مولوی طارق جمیل کو بچانے کے لیے اپنے پہلے بیان کا ازالہ ان الفاظ میں کیا:

''ابھی مجھے ہمارے ساتھ طارق بتا رہے تھے کہ کسی نے میرے نام سے میڈیا میں یہ کلپ دیا ہے کہ **نَعُوۡذُ بِاللّٰہ** میں نے مولانا طارق جمیل صاحب کو ''جھوٹا'' اور ''بے ایمان'' اور پتہ نہیں کیا۔ **اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن** ۔ میں تو اُن کے بارے میں کوئی بات آتی ہے تو اُلٹا تاویل کرتا ہوں تا کہ اُن کی شان میں کمی نہ ہو، اِتنا بڑا جھوٹ یعنی جو لفظ میں نے کہا بھی نہیں ہے: **لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ** ۔ میری طرف سے اُس کو یہ ہدیہ ہے''۔

مولوی مکی حجازی دیوبندی کے اِس طرزِ عمل نے یہ دعویٰ ایک بار پھر سچ ثابت

کردیا ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک انبیاء عَلَیۡھِمُ السَّلام کے مقابلے میں ان کے اپنے علما کی عزّت اور اہمیت زیادہ ہے۔ نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡ ذٰلِکَ۔

مولوی مکی حجازی کے اس دوغلے پن پر مزید تبصرہ مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی کے قلم سے ذیل میں ملاحظہ کریں۔

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کی صریح گستاخی کی ہے، نیز مولوی مکی حجازی دیوبندی نے ناموسِ رسالت جیسے اہم مسئلہ پر تضاد بیانی اور جانبداری کا مظاہرہ کیا ہے: مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی

(۸) مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی نے بھی حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کے متعلق مولوی طارق جمیل کے بیان کو "صریح گستاخی" قرار دیا ہے، اور اس گستاخی پر حکمِ شرعی بیان کرنے کے سلسلے میں مولوی مکی حجازی دیوبندی کی دوغلی پالیسی پر تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے:

"فی زمانہ ایک بڑا المیہ یہ ہے کہ شخصیات کے قد کاٹھ کے مطابق رائے اور فتویٰ دیا جاتا ہے۔ ابھی چند ماہ قبل مولانا طارق جمیل صاحب نے حضرت یوسُف عَلَیۡہِ السَّلام کی جناب میں صریح توہین آمیز کلمات کہے تھے، جب مولانا طارق جمیل صاحب کا نام ذکر کیے بغیر مولانا محمد مکی صاحب سے اس ضمن میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا:

"یہ تو واضح توہینِ نبی ہے، اور کہنے والے کو بار بار اِسۡتِغۡفار کرنا چاہیے، اور اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگنے کے ساتھ ساتھ اسے ان کُفریہ کلمات سے علانیہ توبہ کرنی چاہیے"۔

جب کہ اگلے ہی روز جب اُنہیں پتہ چلا کہ یہ الفاظ مولانا طارق جمیل صاحب نے کہے تھے تو

اُن کا جلال فوراً جمال میں تبدیل ہوگیا، گزشتہ کل جو ہونٹ شدتِ صدمہ سے کپکپا رہے تھے، اب اُن پر اچانک لالی آ گئی، اور اُنہوں نے دور از کار تاویلات سے مولانا طارق جمیل صاحب کو بالکل نہتا کر کے سرخرو فرمادیا۔ ایک عام محلے کا امام مسجد اگر بعد از نمازِ جنازہ دُعا کروادیتا ہے تو وہ مرتکبِ بدعت کہلاتا ہے، اور اگر مولانا طارق جمیل، بیگم کلثوم نواز کی نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کروادیں، تو وہ ایک عالمی مُبلّغ کا ”حکیمانہ فعل“ بن جاتا ہے۔ اللہ جانے یہ معمارانِ فطرت دن دیہاڑے تضادات کے پہاڑوں کے پہاڑ کس طرح اپنے سر پہ اُٹھالیتے ہیں؟ اگر کوئی عام، سادہ لوح مُبلّغ دورانِ گفتگو معیارِ شرافت سے گری بات انجانے میں بھی کہہ ڈالے تو اس کے پیچھے ڈھول باندھ دیے جاتے ہیں، اور اگر کراچی کے ایک معروف عالمِ دین درسِ قرآنِ مجید دیتے ہوئے اور سامنے قرآنِ مجید رکھے ہوئے بھی حیا سوز اور نہایت میلی کچیلی گفتگو کرتے ہوں (۵) تو کہا جاتا ہے کہ دراصل حضرت جی کی طبیعت میں غلبۂ ظرافت ہے۔

(مجلّہ صفدر، لاہور، شمارہ ۱۰۷، ۱۰۸، صفحہ ۵۰)

---

(۹) یہی بات مولوی عبد الجبار سلفی نے اپنے ایک اور مقالہ میں ان الفاظ میں لکھی ہے:

”مولانا طارق جمیل صاحب اور مولانا مکی حجازی صاحب کا تساہل:

آج سے تقریباً دس بارہ سال قبل حضرت امام اہلِ سنت رَحِمَہُ اللہ نے آزاد مُبلّغ مولانا طارق جمیل صاحب پر کچھ تبصرہ فرمایا تھا، جس میں بہت سے مسائل میں آزاد مُبلّغ کا طریقۂ واردات بیان فرمایا تھا، جس کے عینی گواہ موجود ہیں۔ وقت نے ثابت کردیا ہے کہ حضرت کا تبصرہ مبنی برحقیقت تھا۔ حال ہی میں مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک بیان میں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے متعلق ایسی بات کہی جو توہین کے زمرے میں آتی ہے، اس پر بہت

(۵) یہاں اِشارہ مولوی منظور مینگل دیوبندی کی طرف ہے۔ کیونکہ کچھ سال قبل ان کی ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں موصوف قرآنِ پاک سامنے رکھ کر فُحش گفتگو کررہے تھے۔ (میثم قادری)

سے علمانے تنقید فرمائی۔ ایک سوال کے ذریعہ بغیر نام لیے مولانا طارق جمیل صاحب کی بات مولانا مکی حجازی صاحب کے سامنے رکھی گئی، تو مکی صاحب نے دِل کھول کر اس کو کفر قرار دیا، لیکن جب مکی صاحب کو پتہ چلا کہ اس کے قائل مولانا طارق جمیل صاحب ہیں، تو پھر مکی صاحب نے تساہل اختیار کرلیا''۔ (مجلہ صفدر، لاہور۔ شمارہ ۱۱۱،۱۱۲، صفحہ ۲۲)

۱۔ ثابت ہوا کہ مولوی عبدالجبار سلفی کے نزدیک مولوی طارق جمیل کا حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق بیان ''صریح گستاخی'' پر مبنی ہے، اور بظاہر یہ بات دیوبندی فرقہ کو بھی تسلیم ہے کہ کسی پیغمبر کی شان میں گستاخی کرنا کفر ہے۔ لہٰذا مولوی عبدالجبار سلفی کے قول کے مطابق مولوی طارق جمیل، حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کر کے کافر قرار پا گئے۔

۲۔ ان اقتباسات میں مولوی عبدالجبار سلفی نے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کے متعلق مولوی مکی حجازی دیوبندی کی دوغلی پالیسی کا بھی رَدّ کیا ہے، کیونکہ جب ان موصوف سے مولوی طارق جمیل کا نام لیے بغیر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق ان کے مذکورہ گستاخانہ بیان کے بارے میں حکمِ شرعی دریافت کیا گیا، تو انہوں نے اس کو توہینِ نبی پر مشتمل ہونے کی وجہ سے کفر یہ قرار دیا، لیکن جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ یہ بیان (جس پر اُنہوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے) مولوی طارق جمیل دیوبندی کا ہے، تو اُنہوں نے دُوراز کار تاویلات سے مولوی طارق جمیل کو ''بے گناہ'' قرار دے دیا۔

۳۔ مولوی عبدالجبار سلفی نے دیوبندی علما کی اِس روش پر بھی تنقید کی ہے کہ اگر ایک عام محلے کا اِمام مسجد نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کروا دیتا ہے، تو وہ مرتکبِ بدعت کہلاتا ہے۔ لیکن اگر مولوی طارق جمیل دیوبندی، بیگم کلثوم نواز کی نمازِ جنازہ کے بعد دُعا کروا دیں، تو دیوبندی تاویلات کر کے اِس کو ''حکیمانہ فعل'' قرار دے دیتے ہیں۔

۴۔ مولوی عبدالجبار سلفی کی تحریر سے یہ بھی ثابت ہوا کہ (دیوبندی فرقہ کے مزعومہ ''امامِ اہلِ سنت'') مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی نے بھی مولوی طارق جمیل کا رَدّ کیا تھا۔

مولوی طارق جمیل دیوبندی نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی پر توبہ نہیں کی، لیکن میڈیا کے خلاف بیان دے کر میڈیا کے لوگوں سے معافی مانگ لی، جو کہ مقامِ عبرت ہے:

حمزہ احسانی دیوبندی (مدیر مجلّہ صفدر، لاہور)

(۱۰) مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی کے پوتے، مولوی عبدالحق بشیر دیوبندی کے بیٹے اور ''مجلّہ صفدر، لاہور'' کے مدیر حمزہ احسانی دیوبندی نے مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی پر ان الفاظ میں تبصرہ کیا ہے:

''مولانا طارق جمیل کی میڈیا سے معافی، مقامِ عبرت: مؤرخہ ۲۳/اپریل ۲۰۲۰ء بروز جمعرات کو وزیرِ اعظم پاکستان کی جانب سے قائم کردہ ''کورونا ریلیف فنڈ'' میں عطیات جمع کرنے کے لیے ایک پروگرام منعقد ہوا، جس میں مولانا طارق جمیل نے بھی شرکت کی، دورانِ گفتگو انہوں نے کہا کہ:

''صرف پاکستان کی بات نہیں، پوری دُنیا کا میڈیا جھوٹا ہے، سب سے زیادہ جھوٹ بولا جاتا ہے''۔

اور یہ بھی کہا کہ:

''ایک ٹی وی چینل کے مالک نے انہیں کہا تھا کہ: اگر چینل سے جھوٹ ختم ہو جائے، تو چینل ہی ختم ہو جائے گا''۔

مولانا طارق جمیل صاحب کا میڈیا کے حوالے سے یہ دعویٰ بالکل مبنی برحقیقت ہے، خصوصاً دینی اَقدار اور اہلِ دِین کے حوالے سے میڈیا کی اکثریت جھوٹ،

یک رُخاپن، دھوکہ اور حقائق سے چشم پوشی ایک مُسَلَّمَہ حقیقت ہے۔ لیکن افسوس کہ مولانا طارق جمیل میڈیا جیسے عفریت کے طنز و تشنیع اور تیز و تند تنقید کے سامنے اپنے اِس سچ پر قائم نہ رہ سکے، اور ڈھیر ہوگئے۔ چنانچہ ایک ایک صحافی کو فون کر کے معافی مانگی، مولانا کی جو ریکارڈنگ ہم تک پہنچی، درج ذیل ہے:

''دُنیا میں کوئی ایسا انسان نہیں جو خطا سے پاک ہو، بڑے سے بڑا علامہ ہو، زاہد ہو، شیخ ہو، نبی کے سوا ہر آدمی کی زبان لڑکھڑاتی ہے، اور یہ انسانی فطرت ہے، اور اس کا اعتراف نہ کرنا شیطانیت ہے۔ میں اتنا بولتا ہوں، اتنا بولتا ہوں، میں اپنے اِن کلمات کو جسٹی فائی نہیں کر رہا، بلکہ معذرت کر رہا ہوں۔ حامد میر صاحب سے بھی میں معافی چاہتا ہوں، آپ سے بھی اور دوسرے بیٹھے ہیں ان سے بھی، مولانا طاہر اشرفی صاحب بیٹھے ہیں، آپ سب سے، جو بھی میڈیا سے متعلق ہیں، میں آپ سب سے معافی چاہتا ہوں، میری کوئی دلیل نہیں، مجھ سے غلطی ہوگئی (مذکور ٹی وی چینل کے مالک کے حوالے سے کہا کہ) یہ معاملہ پرسنل ہے، ایک آدمی کی غلطی اور غلط بول ہے، اس کو میڈیا پر کہنا غیبت ہے، میں یہ نہیں بتاؤں گا، لیکن میں یہ حلفاً کہتا ہوں کہ: ٹاپ ٹین میں سے ایک نے کہا۔ آپ نام کی معذرت قبول کریں اور جو مجھ سے غلطی ہوئی، میں اس کا اعتراف کرتا ہوں، (میزبان کے سوال پر مزید کہا کہ:) بھائی مالک! میں تو پہلے ہی اعتراف کر چکا ہوں، اَب آپ اس کو کیوں دوہرا رہے ہیں؟ اُس وقت سے میں نے اِن کا نمبر ڈھونڈنا شروع کیا، میں نے کوئی اِن کو دس کال کی، لیکن یہ مصروف تھے۔ میں نے کامران شاہد کو بھی ڈائریکٹ فون کر کے معذرت کی ہے، معافی مانگی ہے، جاوید چودھری کو کل ہی میں نے معذرت کر دی تھی، اور بھائی حامد صاحب، شکر ہے بیٹھے ہوئے ہیں، ان سے بھی اور آپ سے بھی، جتنے بھی ہیں، میں اعتراف کرتا ہوں، اعتراف کے بعد مطلب ہی یہ ہوتا ہے

کہ میرا سرنڈر ہے، میں اپنی اس چیز کی کوئی دلیل نہیں پیش کررہا۔ بھائی مالک! آپ کیوں بات لمبی کررہے ہیں، جب میں نے سرنڈر کرلیا، اعتراف کرلیا(میزبان کے مطالبے کہ: ''آپ آئندہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں'' کے جواب میں)میں کھڑاہوں، آپ کے ساتھ کھڑا ہوں۔ مالک بھائی!میں بندۂ ناچیز ہوں، خطا کاپتلا ہوں، مجھ سے خطا ہوئی، میں بالکل اعتراف کرتاہوں''۔

مقامِ عبرت یہ ہے کہ کچھ ہی عرصہ قبل اِنہی مولاناطارق جمیل صاحب نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں ایسے کلمات کہہ دیے جوکسی بھی طرح ایک نبی کے شایانِ شان نہیں، بلکہ بہرصورت بے اَدبی وگُستاخی کے زمرے میں ہی آتے ہیں۔اُن کلمات کا خلاصہ دو جملے ہیں:۔ ۱:سزاکے طورپرگدھے پربٹھاکربازارمیں چکرلگوایا۔۲:۔چہرہ مبارک سیاہ کیاگیا۔(نَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک)

مولاناکے اِس بیان پرتنقید ہوئی، اوراُن سے معافی کامطالبہ کیا گیا،لیکن چونکہ یہ مطالبہ میڈیاجیسے مافیا کی جانب سے نہیں تھا، بلکہ علمااوردِین دارطبقہ کی جانب سے تھا،جن کی مولاناطارق جمیل کے ہاں کوئی اہمیت ووقعت نہیں ہے،اس لیے مولانااپنی غلط بات بلکہ(جھوٹ پر)ڈَٹ گئے، اورایک عظیم الشان پیغمبر کے احترام میں معذرت،معافی،سرنڈر کے بجائے اپنی ناک اُونچی کرنے کی کوشش میں جت گئے،بڑی تگ ودَواورکوشش کے بعد مولانا کو ''تفسیر قُـرُطبی'' سےایک موضوع اورمَن گھڑت روایت دستیاب ہوگئی جس میں ایک جملے کا تذکرہ تھا،دوسرے جملے کی بات اُس میں بھی نہیں تھی، مولاناطارق جمیل صاحب نے ایک پیغمبر کی ناموس کالحاظ کرتے ہوئے کُھلے دل سے معافی مانگنے کے بجائے ایک جملہ کہہ کردامن جھاڑلیا کہ''مجھ

سے ''سَہُو'' ہوگیا''۔اور''سَہُو'' کا اِقرار بھی کسی مجمعِ عام میں نہیں، بلکہ کسی ایک آدمی کے سامنے فون پر کیا، کس قدر مقامِ عبرت ہے کہ: ساری دُنیا کو اَخلاق، عاجزی، جُھک جانے، غلطی کا اعتراف کرنے اور زیادتی ہوجانے پر معافی مانگنے کا دَرس دینے والا مبلغ خود اِس قدر اخلاقی پستی کا شکار ہے کہ :میڈیا کے حوالے سے بولے گئے ''سچ'' پر تو ایک ایک کو فون کر کے معافیاں مانگ رہا ہے، اور سرنڈر، سرنڈر کی تسبیح پڑھ رہا ہے، اور ایک پیغمبر کے حوالے سے بولے گئے جھوٹ کا سرِ عام اِقرار کرنے اور معافی مانگنے کے لیے بھی تیار نہیں۔'' (مجلّہ صفدر، لاہور۔شمارہ ۱۱۱،۱۱۲، صفحہ ۷،۸)

نوٹ: قوسین میں درج تمام الفاظ اصل تحریر میں موجود ہیں۔

حمزہ احسانی دیوبندی کے اِس اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی طارق جمیل نے جلیل القدر پیغمبر حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق اپنے گستاخانہ اور جھوٹے بیان سے معافی نہیں مانگی، لیکن دجالی میڈیا کے متعلق ایک سچی بات کہہ کر میڈیا کے دباؤ اور خوف کی وجہ سے صحافیوں کو فون کر کر کے ان سے معافی مانگ لی، جو کہ مقامِ عبرت ہے۔

مولوی طارق جمیل نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو کسی نبی کے شایانِ شان نہیں :مولوی ابوسفیر خیر الامین قاسمی (مردان)

(۱۱) مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے شاگرد، ابوسفیر خیر الامین قاسمی دیوبندی نے مولوی طارق جمیل دیوبندی کی طرف سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''چند دن قبل آزاد مُبلّغ مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنے ایک بیان میں موضوع

اور اسرائیلی روایت کی آڑ لے کر حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے متعلق ایسے کلمات کہے جو کسی بھی طرح ایک نبی کے شایانِ شان نہیں۔اس پر اُمت کے علمائے کرام نے اپنے بیانات میں تنقید فرمائی، لیکن تا حال مولانا کا اعلانیہ رُجوع سامنے نہیں آیا"۔

(مجلّہ صفدر، لاہور۔صفحہ، شمارہ ۱۱۳،۱۱۴، بابت جولائی، اگست، ۲۰۲۰ء)

حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی گستاخی کرنے پر دیوبندی مسلک کے "ماہنامہ غزالی، پشاور" میں مولوی طارق جمیل کا رَدّ:

(۱۲) مولوی ڈاکٹر سعید اللہ دیوبندی کی زیر سرپرستی شائع ہونے والے "ماہنامہ غزالی، پشاور" میں مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"بیان: (طارق جمیل صاحب کے بیان پر مولانا محمد مکی صاحب کا تبصرہ)۔

طارق جمیل صاحب کا بیان:

"یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے بھائیوں کے ظلم کی وجہ سے ۴۰ سال اُن کو در بدر ہونا پڑا۔ ان پر تہمت لگی، زلیخا نے تہمت لگائی۔ اور پھر جب عورتوں میں بات پھیل گئی کہ مجرم تو یوسف نہیں، مجرم تو زلیخا ہے۔ تھوڑی بدنامی ہونے لگی، تو انہوں نے یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو گدھے پر بٹھا کے، منہ کالا کر کے پورے شہر میں چکر لگوایا، اور پیچھے اعلان کروایا کہ: ھٰذَا جَزَاءَ مَنْ اَرَادَ بِسَیِّدِہِ السُّوءِ۔ "جو اپنے آقا سے بُرائی کرے، اس کی یہ سزا ہے"۔ یہ بازار میں نبی ابن نبی، ابن نبی، ابن نبی، گدھے پر پھرایا جا رہا ہے"۔

مولانا محمد مکی صاحب کا بیان:

(مولانا محمد مکی صاحب، جو آج کل روزانہ بیت اللہ شریف کے سامنے برآمدے میں بیان کرتے ہیں)

''کہتے ہیں کہ ایک مولوی صاحب تقریر فرما رہے تھے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو جیل میں ڈالنے سے پہلے نَعُوْذُ بِاللّٰہ ان کا منہ کالا کیا گیا، گدھے پہ بٹھایا گیا، شہر کے چکر لگوائے گئے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہ، ثُمَّ نَعُوْذُ بِاللّٰہ، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کو اتنا ذلیل اور رُسوا نہیں کرتے۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْھَادُ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ''ہم اپنے رسولوں کی مدد کرتے ہیں''۔ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا جیل میں جانا جو ہے، یاد رکھو! یہ تو کوئی بطورِ سزا تو تھا ہی نہیں۔ مولوی صاحب کو کسی نے بٹھایا ہو گا گدھے پر، اس لیے اپنا غصہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام پر نکال رہے ہیں۔ بھئی یوسفؑ کے بارے میں عزیزِ مصر بھی جانتا تھا کہ وہ بے گناہ ہیں۔ یُوْسُفُ اَعْرِضْ عَنْ ھٰذَا۔ ''اے یوسف! چھوڑ و اس عورت کو''۔ اور بیوی سے کہا: وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْبِکِ۔ ''تم (زلیخا) اپنے گناہ سے توبہ کرو''۔ اُس (یوسفؑ) کا تو گناہ ہی نہیں، پھر جب عورتوں نے مکر چلایا تو اب یوسفؑ گھبرا گئے کہ پہلے تو ایک تھی، اب تو کئی میرے پیچھے پڑ گئی ہیں، تو انہوں نے خود دعا مانگی تھی کہ: قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ۔ کہ یا اللہ! ان کے مکر سے تُو مجھے جیل بھیج دے۔ تو یہ تو ان کی اپنی دُعا تھی، دوسرے یہ کہ عزیزِ مصر اور ان کی بیوی نے مشورہ کیا کہ بات پھیلتی جا رہی ہے، بہتر ہے کہ ہم یوسفؑ کو جیل بھیج دیں، وہ یہ جانتے تھے کہ یوسفؑ بے گناہ ہے، پھر یوسفؑ جیل میں بھی گئے تو اتنی شان سے رہے کہ

جیلراور سارا عملہ آپ کا گویا غلام تھا، انہیں نے ہی آپ سے خواب کی تعبیریں پوچھیں، تو یہ جیل توان کی اپنی مانگی ہوئی تھی، اس لیے تو جب بہت عرصہ گزر گیا، اور رہائی نہ ملی، تو یوسفؑ نے تہجد کے وقت اللہ سے دُعا کی کہ یا اللہ! اب تو بہت عرصہ ہوگیا، میں تو جیل کی زندگی سے تنگ آ گیا ہوں، اللہ نے جبریلؑ بھیجا کہ یوسفؑ سے کہہ، جیل تو تم نے مانگی تھی کہ ان کے مکر سے مجھے جیل زیادہ پسند ہے، کہہ دیتے کہ ان کے مکر سے بھی بچاؤ، جیل سے بھی بچاؤ، ہم دونوں سے بچا لیتے۔ اس لیے ایسی باتیں کرنے سے کہ پیغمبرؑ کے شان کے خلاف ہو، بندہ کافر ہو جاتا ہے، اسی لیے علما نے لکھا ہے کہ جیسے مولوی کہہ دیتے ہیں کہ جب ایوبؑ کے بدن میں کیڑے پڑ گئے تھے سر سے پاؤں تک، اور پھر زبان میں کیڑے پڑ گئے۔ تو انہوں نے رو کر کہا کہ یا اللہ! اک تیرا نام لیتا تھا، اب زبان پر بھی کیڑے آ گئے، اب آپ کا نام بھی نہیں لے سکتا، اس کے بعد اللہ نے حکم دیا۔ یہ بھی غلط بات ہے، کیڑے پڑنا کوئی اچھی بات ہے؟ جب قرآن نے نہیں کہا، تو تم نے کہاں سے کیڑے پکڑ لیے ہیں۔ قرآن نے کہا: اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ۔ آپ کو تکلیف ہوئی، لیکن یہ کہنا کہ کیڑے پڑ گئے تھے، غلط بات ہے۔ اس لیے یعقوبؑ کو بھی اندھا نہ کہو، اندھا کہنا عیب ہے۔ اور اللہ نے بھی ان کو اندھا نہیں کہا، فرمایا: وَتَوَلّٰی عَنْهُمْ وَقَالَ یٰاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ۔ روتے روتے آنکھیں سفید ہوگئیں (یعنی نور کم ہوگیا) تم ایسی باتیں کہتے ہو، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن۔ آج کل کیا کرے، ہر آدمی بن گیا مولوی۔ جس نے گلے میں کپڑا ڈال لیا، بال شال بڑھا لیے، وہ بن گیا مولوی۔ چاہے قاعدہ

بھی نہ پڑھا ہو''۔

تبصرہ: پیغمبروں کے بارے میں بنی اسرائیل کے پاس جو واقعات اور روایتیں ہیں، انہیں اسرائیلیات کہا جاتا ہے، بنی اسرائیل یعنی یہودی اور عیسائی تو اتنے بے احتیاط اور بے تکے ہیں کہ ان کی روایات میں پیغمبروں کے بارے میں شراب پینا تک لکھا ہوا ہے، اس لیے مسلمان علما کی اکثریت اس اُصول کو لیے ہوئے ہیں کہ اسرائیلیات کو قرآن کی تفسیر اور حدیث کی تشریح اور انبیاء عَلَیْھِمُ السَّلام کے واقعات میں بالکل نہیں لینا چاہیے، چند علمانے بعض ایسی روایات جو قرآن و حدیث اور اسلامی تعلیمات سے نہ ٹکرا رہی ہوں، لی ہیں۔

طارق جمیل صاحب بیان میں رنگینی پیدا کرنے کے لیے اسرائیلیات اور اسی طرح اہلِ تَشَیُّع کی روایات بیان کر لیتے ہیں، یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کا واقعہ جس طرح انہوں نے بیان کیا، اس سے اندازہ ہوا کہ درسی علم، بلا کی ذہانت اور جوشِ تقریر کے ساتھ انہیں حضراتِ کاملین کی تفصیلی صحبت نہیں ملی ہے، جس سے آدمی میں احتیاط اور فرقِ مراتب کا فہم پیدا ہوتا ہے۔ کسی آدمی کی دینی کارکردگی، عوام میں مقبولیت، جوشِ بیان، تحریکوں میں اہم حیثیت مل جانا، اس کو دیکھ کر حضرات صوفیہ خلافتوں کے ہار بھی انہیں پہنا دیتے ہیں، وقت آنے پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تفصیلی تربیت اور خوب رگڑا رگڑی کے بغیر جب ایسے اعزاز دے دیے جائیں، تو یہی نتائج سامنے آتے ہیں''

(ادارہ اشرفیہ عزیزیہ کا ترجمان: ماہنامہ غزالی، پشاور، صفحہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، بابت ذو القعدہ، ذو الحجۃ ۱۴۴۰/اگست ۲۰۱۹ء)

مفتی عبد الباقی اخونزادہ دیوبندی کی جانب سے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلام کی گستاخی کرنے پر مولوی طارق جمیل کا رَدّ:

(۱۳) مفتی عبدالباقی اخونزادہ دیوبندی کی ویب سائٹ www.Tambeehat.com پر تنبیہ نمبر ۲۰۶ کے تحت مولوی طارق جمیل کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی شان میں کی گئی گستاخی کے متعلق سوال اور اُس کا جواب درج ہے۔ پہلے سوال ملاحظہ کرلیں:

''محترم مفتی صاحب! مولانا طارق جمیل صاحب نے ایک بیان میں فرمایا کہ یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو جیل میں لے جانے سے پہلے گدھے پر سوار کیا گیا، اوران کا منہ کالا کیا گیا، کیا یہ بات دُرست ہے؟ اس کی تحقیق مطلوب ہے''۔

اس سوال کے جواب کی اِبتدا میں مفتی عبدالباقی اخونزادہ نے لکھا ہے:

''اس واقعے کو جتنی تفاسیر میں نقل کیا گیا، ان تمام تفاسیر میں یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کو صرف گدھے پر سوار کرنے اور ڈھنڈورا پیٹنے کا ذکر ہے، کسی بھی تفسیر میں منہ کالا کرنے کا ذکر نہیں''۔

اس فتویٰ کے آخر میں اپنے جواب کا خلاصہ کرتے ہوئے مفتی عبدالباقی اخونزادہ دیوبندی نے لکھا ہے:

''خلاصہ کلام: حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کے چہرے کو کالا کرنے والی بات باوجود تلاشِ بسیار کے ہمیں نہ مل سکی۔ اگر بالفرض یہ کسی تفسیر میں اسرائیلی روایات سے منقول بھی ہو، تب بھی اس کو یوں مجمع میں بیان کرنا ہرگز دُرست نہیں، کیونکہ اس سے ایک عظیم المرتبت نبی کی شان میں گستاخی لازم آتی ہے، جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے انبیاے کرام پر مصائب اور حالات اُن کو رُسوا کرنے کے لیے نہیں لاتے تھے، بلکہ اُن کو سُرخرو کرنے کے لیے اُن پر ایسے حالات بھیجے جاتے تھے۔ ایسے واقعات کو بیان کرنا، اوران کی نسبت جلیل القدر انبیاے کرام کی طرف کرنا بالکل دُرست نہیں، لہٰذا اس سے احتراز کرنا بہت ضروری ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَم بالصواب۔

کتبہ:

عبدالباقی اخونزادہ

۱۵جولائی ۲۰۱۹ء، مکہ مکرمہ"



طلاق ثلاثہ
کا شرعی حکم

مؤلف

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دارالإفتاء جمعیت اشاعت اہلسنّت)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت

العروة فی مناسك الحج والعمرة

فتاویٰ حج وعمرہ

مؤلف

شیخ الحدیث مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی مدظلہ العالی

(رئیس دار الافتاء جمعیت اشاعت اہلسنت)

مرتب

حضرت علامہ مولانا محمد عرفان قادری ضیائی مدظلہ العالی

(ناظم اعلیٰ جمعیت اشاعتِ اہلسنّت)

ناشر

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت

جمعیّت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کی سرگرمیاں

مدارس حفظ وناظرہ (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآنِ پاک حفظ و ناظرہ کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔

درسِ نظامی (للبنین، للبنات)

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت صبح، دوپہر اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درسِ نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

تخصص فی الفقہ الإسلامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی تخصص فی الفقہ الإسلامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالإفتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ دراز سے دارالإفتاء بھی قائم ہے۔

مفت سلسلۂ اشاعت

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے جس کے تحت ہر ماہ مُتقدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

کُتب لائبریری

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے جس میں مختلف علماء کرام کے نادر و نایاب مخطوطات، عربی و اردو کُتب مطالعہ کے لئے دستیاب ہیں۔

روحانی پروگرام

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت ہر اتوار عصر تا مغرب ختمِ قادریہ اور خصوصی دعا۔ تسکینِ روح اور تقویتِ ایمان کے لئے شرکت کریں۔

النور اکیڈمی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت دینی و دنیاوی تعلیم کے حُسین امتزاج سے اپنے بچوں اور بچیوں کو مزین کریں۔ صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔

درسِ شفاء شریف

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت
کے تحت خواتین کے لئے ہر پیر و منگل صبح دس سے گیارہ بجے درس ہوتا ہے۔ جس میں شرکت کے لئے صبح کے اوقات میں رابطہ فرمائیں۔